(1)

معرکوں میں بھی وہ یونانی سپاہیوں کو اپنی دلچسپ اور مبالغہ آمیز
باتوں سے ہنسایا اور خوش کیا کرتا تھا بزدل اتنا تھا کہ اگر کہیں
کوئی شخص کلمہ "ترک" کہدیتا تھا تو وہ خوف سے کانپنے لگتا تھا لیکن مکار
بھی اتنا تھا کہ جہاں جاتا اور جس سے ملتا ایک نیا قصہ گھڑ کر بیان کرتا
اور ظاہر کرتا کہ آج اوس کا دو ترکی جاسوسوں سے سابقہ پڑا ان کو
اوس نے یونانی سپاہ سے باہر لیجا کر مار ڈالا اور یونانی سپاہ کو اون کے
مکر و فریب سے بچا لیا اور یہ کہ ایک دفعہ اوس نے ایک بڑے ترکی فوجی
افسر کو گرفتار کیا اور اوس کو سخت تکلیفیں دیں اسی قسم کے قصے وہ
ہر وقت لوگوں کو سنایا کرتا تھا اور اپنی شجاعت و دلیری کا ثبوت دیا
کرتا تھا اور انہیں لغو جھوٹے واقعات کو سنکر یونانی سپاہیوں نے
اوس کا نام "ترکوں کا خون پینے والا دیو" رکھدیا تھا۔

اسکی شہر کے آخری معرکہ کے ایام میں کوستی اس خوف سے کہ کہیں سپاہی
اوس کو میدان جنگ میں نہ پکڑ لیجائیں ایک غار میں جا چھپا تھا جب معرکہ
ختم ہو گیا تو وہ لشکر گاہ میں آیا اور بیان کیا کہ ترک اوس کو گرفتار کر لے
گئے تھے اور اوس کو سخت اذیتیں دیکر اوس سے یونانی سپاہ کی تنظیم اور
فوجی مواقع کے حالات دریافت کرنا چاہتے تھے لیکن وہ ایک شکاری
ترک کو رشوت دیکر اوس کی کشتی میں چلا آیا اور اس طرح ترکوں کی قید
سے رہائی پائی۔

کھول کر پڑہا لکھا تھا۔

پیاری صوفیا!

مقررہ مقام پر سرو کے درخت کے نیچے بعد غروب آفتاب میں تمہارا انتظار کرونگا۔

تمہارا جان نثار

جنرل قسطنطین

صوفیا نے کئی مرتبہ خط کو پڑہا اوس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی اور اوس نے خط کے کاغذ کو انگلیوں میں دبا کر وقت کو گذارنے کے لئے شغل شروع کیا اور جب کاغذ کے پرزے پرزے ہوگئے تو آفتاب کی طرف دیکھا آفتاب غروب ہو چکا تھا اور تاریکی بتدریج پھیل رہی تھی وقت مناسب تھا صوفیا مقام مقررہ کی طرف روانہ ہوئی اور قریب پہونچکر ہلکی آواز سے پکارا قسطنطین! قسطنطین!!

آواز سنتے ہی ایک جوان فوجی افسر جسکا چہرہ یونانی شرفا کا اعلیٰ نمونہ تھا صوفیا کے سامنے پہونچگیا۔

صوفیا! میں بہت دیر سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں اگر تم ایک منٹ اور نہ آتیں تو مجھکو اس جگہ پر نہ پاتیں آہ! جنگی معرکوں نے تمہارے دیدار سے مجھے محروم بنا رکھا ہے اور میں تمہاری پیاری صورت دیکھنے کے لئے ترس گیا ہوں۔

صوفیا نے قسطنطین کے محبت پاش الفاظ کو سنا سحر ریز آنکھوں سے
اوس کی طرف دیکھکر مسکرائی اور دلکش و نغمہ خیز لہجہ میں کہا۔
قسطنطین کیا تم کو مجھ سے اس قدر محبت ہے۔
صوفیا کے سادہ مگر الفت ریز الفاظ نے قسطنطین کو مدہوش بنا
دیا۔ اوس نے یہاں آنے سے پہلے دو جام تیز شراب کے پیئے ہیں اور
اس کا دماغ شراب تند سے معمور ہے اوس نے صوفیا کی شراب الفت
سے مخمور آنکھوں سے آنکھیں ملائیں اور کہا۔
آہ! کاش تم کو میرے قلب مضطر کی حالت سے آگاہی ہوتی تو یقیناً
تمہاری رحم و کرم کی نظریں میری طرف اٹھتیں۔ تم مجھ کو ان نگاہوں
سے دیکھتیں جن کا میں مستحق ہوں اور تمہارے دل میں میری محبت
وہی سرور پیدا کرتی جو میرے قلب میں ہے صوفیا۔ ہاں میری پیاری
صوفیا صبح اور شام بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ صبح سے شام تک اور
شام سے صبح تک میں صرف تیرے خیال میں محو رہتا ہوں میرا
قلب تیری یاد کا گہوارہ بنا ہوا ہے اور تیرا نام ورد زبان۔
صوفیا نے اپنی سحر ریز آنکھیں اوٹھائیں اور قسطنطین کی پرنم آنکھوں
کو دیکھ کر کہا۔ قسطنطین کیا یہ امر ہمارے لئے موجب فخر و مسرت
نہیں ہے کہ اس سے قبل کہ ہمارے دماغ ایک دوسرے سے متعارف
ہوں آنکھوں کی برقی رو کے ذریعہ ہمارے قلب متحد ہو چکے تھے اور

دونوں کے قلوب میں محبت کی روشنی چمک رہی تھی۔

قسطنطین نے فرط مسرت سے قہقہہ لگایا اور دل میں کہا کہ محبت اسی کا نام ہے ورنہ کچھ نہیں پھر کوٹ کی جیب سے شراب کی بوتل نکالی اور صوفیا کو دیتے ہوئے کہا۔

صوفیا۔ یہ شراب کہنہ اگرچہ تمہاری نظروں میں کوئی وقعت نہیں رکھتی لیکن تم میری خاطر سے پیو اور قلب کو گرماؤ۔

صوفیا نے اظہار معذرت کرتے ہوئے کہا کہ وہ صرف بلغاریہ کی جو کی شراب استعمال کرتی ہے اور کسی دوسری شراب سے ذوق نہیں رکھتی قسطنطین نے عذر کو قبول کر لیا اور بوتل کو منہ سے لگا کر ایک ہی سانس میں ختم کر دیا اور پھر صوفیا کو خاموش پا کر دریافت کیا۔

صوفیا خاموش کیوں ہو اس خوشگوار صحبت کو مکدر کرنے کی کوئی وجہ ہے۔

صوفیا نے ابروؤں کو جنبش دی اور پیشانی پر بل ڈال کر کہا۔

اس وقت میں جنگ کے ان مصائب پر غور کر رہی تھی جن سے آپ کو دو چار رہنا پڑتا ہے اور اس سے میں بہت متاثر و کبیدہ خاطر ہو رہی تھی پھر یہ کہ جنگ کے جن مقامات کا آپ اکثر ذکر کیا کرتے ہیں ان سے ناواقفیت کی بدولت مجھے چونکہ حقیقت حال سے آگاہی نہیں ہوتی اس لئے اپنی ناواقفیت پر ملول تھی کیا یہ امر افسوسناک نہیں ہے کہ

میرا معشوق مجھے حقیقت حال سے آگاہ نہ کرے اور میری معلومات مین اضافہ کرکے جنگی واقعات سے دلچسپی حاصل کرنیکا موقع بہم پہنچائے اگر مین میدان جنگ کے حال سے آگاہ ہو جاؤں گی تو آپ کی فتوحات میرے لئے بڑی مسرت کا موجب ہون گی اور مین بھی آپکے ساتھ انگورہ مین داخل ہون گی جس کا ذکر آپ روزانہ کیا کرتے ہین۔

قسطنطین نے قہقہہ لگایا اور بلند آواز سے کہا۔

پیاری تم کو جنگ سے کیا واسطہ ان باتوں کو چھوڑ دو اور صحبت عیش کو مکدر نہ بناؤ آؤ اگر تم کو یاد ہو تو یونان کے عہد زرین کا گیت گائین جس کا دیوان ہمارے ملک کے مشہور فاضل ویزیلوس نے تیار کیا ہے صوفیا کیا تم ویزیلوس سے واقف ہو۔ صوفیا نے غضبناک لہجہ مین کہا۔

قسطنطین گانے کا یہ کیا موقع ہے کیا تم ان قربانیوں سے خوش ہوئے ہو جو آخری معرکہ مین ہماری سپاہ نے دی ہین آہ! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ مین مقتول سپاہیوں کو رونے کے بجائے تم کو خوش کرنے کے لئے گاؤں آہ! میرا قلب ان نوجوان سپاہیوں کیلئے تڑپتا ہے جو اپنے تر و تازہ شباب کو ملک پر قربان کر چکے ہین اور ان کی جوانی کا شاداب پھول وقت سے پہلے مرجھا گیا ہے۔

صوفیا کے زہرہ گداز الفاظ سنکر قسطنطین کی آنکھوں مین آنسو بھر آئے اور اوس نے جیب سے نقشہ جنگ نکال کر تاسف انگیز لہجہ مین کہا۔

صوفیا خدا جانتا ہی ہم ایک ایسی شدید مصیبت میں مبتلا ہین کہ جو دم
گذر جائے غنیمت ہی میرا خیال ہی کہ یونانی شہدار کی روحین قیامت
کے دن اون لوگوں کی گردنون مین لٹکائی جائینگی جنہون نے اون کو
اپنی غلطیوں کے دیوتا کی بھینٹ چڑہایا ہے ہمارے فوجی افسرون نے
جو غلطیان کی ہین آہ تم اون کا ذکر نہ کرو جو کچھ وقوع مین آتا ہی مین
ان افسرون کے اعمال شنیعہ سے اوس کو معلوم کر لیتا ہون یہ نقشہ جنگ
دیکھو جس سے واضح ہوتا ہے کہ ترکون نے ہم پر شاندار فتح حاصل کی ہے
لیکن ہمارے فوجی افسر رائٹر وغیرہ کو جو خبرین دیتے ہین ان مین اپنی
فتوحات کا اظہار کیا جاتا ہے آہ جب حقیقت کا لوگون کو علم ہوگا تو
دنیا ہماری سفاہت وغرور کا خوب مذاق اڑائے گی۔ یہ کہکر قسطنطین
نے پنسل لیکر نقشہ پر نشانات لگانا شروع کئے اور صوفیا کو جو تاثرات کا مجسمہ بنی
خاموش بیٹھی ہی بتایا کہ۔

دیکھو یہ انگورہ ہے ...... اس مقام پر ترکی سپاہ چھپی ہوئی ہے ...
اس تنگ گوشہ مین ایک ترکی دستہ ہی ...... سامنے بڑی بڑی ترکی توپین
ہین ...... ان توپون کے پیچھے ترکوں کی اگلی صفین ہین .... اور
اس جگہ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد قسطنطین نے صوفیا کے چہرہ پر نظر ڈالی اور کہا۔
ہماری حالات معلوم کرنیوالی جماعت نے جو خبرین روانہ کی ہین اون کی

(۲)

انگورہ کی حدود پر

آدہی رات گذر چکی ہی اور صوفیا جس کا اصلی نام حوریہ ہے اپنے تیز رفتار گہوڑے پر سوار وادیون اور پہاڑی ٹیلون سے تیزی کیساتہہ گذر رہی ہی جو ہنی وہ انگورہ کی حدود پر پہونچی حدود کے نگہبان چوکیدار نے بلند آواز سے پکار کر کہا۔

سوار فوراً ٹہر جاؤ ورنہ گولی سے اُڑا دونگا۔

حوریہ نے فوراً گہوڑے کو روک لیا چوکیدار نے دیا سلائی جلا کر غور سے حوریہ کے چہرہ پر نظر ڈالی اور چلا کر کہا۔

ہائیں ہائیں یہ کیا دیکہہ رہا ہون کوئی عورت ہی یا بہیس بدلے ہوئے کوئی جاسوس۔

حوریہ نے کہا چوکیدار پریشان نہ ہو مین عورت بہی ہون اور جاسوس بہی۔ حوریہ کی بات پوری نہ ہوئی تہی کہ چوکیدار نے اپنی پستول کا رُخ حوریہ کی طرف پہیر دیا اور حکم دیا کہ وہ گہوڑے سے اُتر پڑے اور اوس کے ساتہہ فوجی چوکی پر چلے جو یہان سے پانچ منٹ کے فاصلہ پر ہے حوریہ نے حکم کی تعمیل کی محافظ حدود چوکیدار نے گہوڑے کی لگام پکڑ لی اور حوریہ کو

ساتھ لیکر چوکی کیطرف بڑھا۔

حوریہ اور محافظ دونوں اپنی جگہ غور و فکر کرتے ہوئے چوکی پر پہونچے اور
جونہی چوکی کے سپاہیوں نے اُن کو دیکھا سب صف باندھ کر کھڑے ہو گئے
اور فوجی قاعدے سے سلام کیا حوریہ یہ دیکھکر حیرت میں رہ گئی اور اسکے
دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ چوکی کے سپاہیوں نے جو مظاہرہ کیا اور سلامی
دی ہے وہ اوس کے اعزاز و احترام میں ہے اس لئے کہ وہ جاسوسوں کی
افسر اعلیٰ ہے اس خیال سے اوس نے محافظ کے کان میں جھک کر کہا۔

تم نے دیکھا؟ کیا سپاہیوں کا یہ احترام اسکا ثبوت پیش نہیں کرتا کہ میں
حوریہ ترکی جاسوسوں کی افسر اعلیٰ ہوں محافظ حوریہ کے الفاظ سنکر ہنسا
اور کہا۔

کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ سپاہیوں نے تم کو تعظیم اسلامی دی ہے یا یہ کہ مصطفےٰ کمال
کا احترام کیا ہے۔

مصطفےٰ کمال کا نام سنکر حوریہ حیران رہ گئی اور گھبرا کر کہا۔

مصطفےٰ الکمال! خدا تم پر رحم فرمائے کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں۔
محافظ نے ظرافت کے لہجہ میں کہا۔

نہیں تم بیدار ہو۔

یہ کہکر محافظ نے اوس لبادہ کو جسم سے اتار دیا جو کہ وہ رات کیوقت
کہیں جانے کے وقت پہنا کرتا تھا اور اوس گلوبند کو بھی جو سخت سردی کے

وقت کانون اور گلے سے لپیٹ لیا جاتا تھا۔ حوریہ نے دیکھا کہ وہ واقعی شیر
اناطولیہ مصطفےٰ کمال ہیں جن کی سیاہ آنکھیں چمک رہی تھیں اور سپاہی
اون سے متاثر ہو رہے تھے۔

حوریہ۔ غازی مصطفےٰ کمال کو دیکھکر گھبرا گئی اور اس عجیب اتفاق نے
اسکو حیران کر دیا کپڑے اتار کر مصطفےٰ کمال پاشا کرسی پر بیٹھ گئے اور اخلاق
کے ساتھ حوریہ کو مخاطب کر کے کہا خاتون کرسی پر بیٹھ جاؤ اور شک و شبہ
کو دور کرو میں مصطفےٰ کمال ہی ہوں تم مجکو اس حالت میں دیکھکر غالباً
حیران ہوگی میں اصل واقعہ بیان کئے دیتا ہوں رات کے وقت [illegible]
حدود کی طرف سے آرہا تھا کہ میری نظر محافظ حدود پر پڑی جو تھک کر سو
گیا تھا میں نے اوس کو جگانا مناسب خیال نہیں کیا اور میں اوس کی
جگہ کھڑا ہو گیا تاکہ وہ تھوڑی دیر سو کر تازہ دم ہو جائے۔ حوریہ نے کہا
واقعہ یہ ہے کہ حقیقی عظمت ہر خدمت کو انجام دینے پر آمادہ کر دیتی ہے
حاکم جمہوریہ کا خدمت جمہوریت کی حفاظت کے لئے جاگنا رعیت
کو آسائش پہنچانا ہے ملک کے ہر ایک باشندہ کا ایک فرض ہے اور وہ
وطنی خدمت ہے جسکا ادا کرنا ضروری ہے غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے
حوریہ کی دانشمندی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ خاتون اگر تم کو میرے
سلوک سے کوئی تکلیف پہنچی ہو تو معاف کرنا بحیثیت ایک محافظ حدود کیا
کا میرا فرض تھا کہ میں سمجھا ۔۔۔ ساتھ وہی سلوک کروں جو میں نے کیا

اب میں تم سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی تم حوریہ ہو۔
حوریہ نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور کاغذات تقرری و اسناد غازی ممدوح
کی خدمت میں پیش کئے غازی ممدوح نے کاغذات کو دیکھا اور پھر حوریہ کو
واپس دیتے ہوئے کہا۔ ٹھیک ہے۔ تم نے گذشتہ طویل رات کہاں بسر کی۔

حوریہ۔ قریب کے گاؤں میں؟

غازی۔ یعنی؟

حوریہ۔ اسکی سرحد میں؟

غازی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم یونانی لشکرگاہ میں تھیں حوریہ تم
مذاق تو نہیں کر رہی ہو؟

حوریہ۔ جناب والا مذاق نہیں واقعہ ہی میرا یہ گھوڑا جو سامنے کھڑا
ہے یونانیوں کا گھوڑا ہے جو ترکی کا ایک لفظ نہیں سمجھتا اس سے آپ کو اسی امر کا
ثبوت مل جائیگا کہ میں نے یونانی لشکرگاہ میں ایک اہم قومی خدمت انجام
دی ہے۔؟

غازی۔ اہم خدمت؟ حوریہ آج تم کیسی عجیب و غریب باتیں کر رہی
ہو کیا تمہارے حواس ٹھکانے ہیں مہربانی سے کمرہ میں جاؤ اور منہ دھو
ڈالو معلوم ہوتا ہے کہ نیند تمہاری آنکھوں میں بھری ہے اور تمہارے قوائے
عقلی کو نیند نے خراب کر دیا ہے؟

حوریہ۔ حضور والا میں نے جو کچھ عرض کیا ہے اس میں کوئی بات

عجیب وغریب نہین ہو وقت بہت کم ہو اور مجھے اندیشہ ہو کہ اگر مین تفصیل
سے واقعہ کو بیان کرون گی تو صبح ہونے سے قبل ہی مہم کو انجام نہ دے
سکون گی اور اس سے ہمپر اور ہماری سپاہ پر مصیبت ٹوٹ پڑے گی -

غازی ممدوح نے کرسی گھسیٹ کر حوریہ کے قریب کرلی اور فرمایا -
ہان کیا خبر لائی ہو بیان کرو مین اس وقت دردمندی سے زیادہ غضبناک ہون -

حوریہ - حضور والا کو معلوم ہو گا کہ جب سے مین فوجی خدمت مین شامل ہوئی
ان سخت مصائب وتکالیف سے مجھکو دوچار ہونا پڑا ہی اور بیشمار او نہیتن
پا کر مین جاسوس کے افسر اعلیٰ کی درجہ تک پہونچی ہون -

غازی ہان ہر ایک شخص کا اعمالنامہ موجود ہے جس مین اوس کے
حسنات وسیئات لکھی جاتے ہین -

حوریہ - اور حضور والا اس امر سے بھی واقف ہون گے کہ مین اون
لوگون سے سخت بغض ونفرت رکھتی ہون جو ہمارے ملک کی آزادی کو
اس لئے سلب کرلینا چاہتے ہین کہ وہ خود آزادی کی دولت سے متمتع
ہون اور استقلال کامل کی راحت پائین -

غازی - ملک کے غیور فرزندون کی شان یہی ہے -

حوریہ - بہر نوع کئی روز گذرے مین ابخارنی رقاصہ کا لباس پہنکر
یونانی لشکرگاہ کی طرف روانہ ہوئی اور ایک غار کے قریب پہونچی جو
یونانی لشکرگاہ سے ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہان پہونچکر

مین غور کرنے لگی کہ کیونکر ایک ایسا کہیل کہیلون کہ یونانی مجہہ کو نہ پہچان
سکین اور میرے قریب مین پہنس جائین مین اسی فکر مین کہڑی تہی کہ
ایک یونانی فوجی افسر میرے قریب سے گذرا اور مین نے اوس سے
کہا کہ مین بلغاری رقاصہ ہون آپکی فوج کا ایک یونانی سپاہی مجہہ کو پکڑ
لایا ہی اور اپنے دوستوں اور مجالس طرب مین بیٹہکر مجکو مجبور کرتا ہے
کہ مین ناچوں اور گاؤن مگر یہ کہ ناچنے گانے کی کوئی اجرت مجہہ کو نہین
دیتا کئی روز سے مین بہوکون مر رہی ہون اور آج صبح موقعہ پاکر بہاگ
آئی ہون۔

اس کے بعد مین نے افسر مذکور سے خواہش کی کہ وہ مجہہ کو اپنی حمایت
مین لے لے اوس نے اس کو منظور کر لیا اور اپنے ساتہہ لشکر گاہ مین
لے گیا اور لوگون سے کہدیا کہ وہ اوس کی خاص لونڈی ہی اس کے بعد
ہم دونون دیر تک تنہائی مین باتین کرتے اور کوئی ہماری مزاحمت نہ کرتا
کل شام کو افسر مذکور نے مجکو اوس غار مین طلب کیا جہان ہم اکثر بیٹہا
کرتے تہے اور ادہر ادہر کی باتون کے بعد اوس نے مجہہ کو چند باتین ایسی
بتلائین جن کو کسی یونانی کی زبان سے سننے کی ہم کو توقع نہین ہو سکتی
تہی اوس نے مجہہ کو بتلایا کہ یہ جنگ دہوکہ ہے اور ہم لوگون یا ہیوں
اور افسرون کو زبردستی موت کے غار مین دہکیلا گیا ہے نہ ہم اپنی خوشی
سے آئے ہین اور نہ جنگ مین خوشی سے شریک ہوتے ہین اگرچہ

ہم مین سے بعض لوگ انگورہ مین داخل ہونے کا خواب دیکھہ رہے
ہین اور داخلۂ انگورہ کی امید مین شرابون کے جام چڑہاتے ہین۔

حوریہ کے آخری الفاظ سنکر مصطفیٰ کمال پاشا نے قہقہہ لگایا
اور فرمایا۔ وہ دن دور نہین ہے کہ اون کو [illegible] کی مایوسی کا جام لبریز کرکے
پلایا جائیگا اور وہ ہمارے اتحاد اور دلی جوش کو دیکھہ کر سر پاؤن
رکھہ کر اپنے گھرون کو بھاگین گے۔

حوریہ نے سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ آخری ملاقات
مین مین نے افسر مذکور پر اپنی باتون کا اتنا اثر ڈالا کہ اوس کو مجھہ پر کامل
اعتماد ہوگیا اور اوس نے اپنی ماتحت فوج کے مواقع اور دیگر فوجی
کارروائیون سے آگاہ کردیا پھر اوس نے مجھہ کو مزید اطمینان دلانے
کے لیے جیب سے نقشہ نکالا اور اوس مین نشانات دیکر مجھہ کو بتلایا
کہ یہان یونانی کمین گاہین ہین۔ یہان وہ سپاہ تیار ہو رہی ہے
جو صبح کو حملہ آور ہوگی اور یہان وہ یونانی سپاہ ہے جو ترکی خندقون
پر حملہ کرکے ترکون کو دست بدست جنگ پر مجبور کرے گی وغیرہ وغیرہ

اس کے بعد افسر مذکور نے کہا کہ اوس کی زندگی بہت تھوڑی ہے
ممکن ہے وہ کل صبح کی جنگ سے واپس آئے اور دست بدست جنگ
مین مارا جائے یہ کہکر اوس نے اپنے سارے پرائیویٹ اور فوجی کاغذات
[illegible]

اور ترک جاسوسون کی نظرون سے بچاؤن۔

غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے حوریہ کے آخری الفاظ سنکر دریافت فرمایا وہ کاغذات اور نقشے کہان ہین حوریہ نے فاتح شخص کی مانند مسکراتے ہوئے فوراً جیب مین ہاتھ ڈالا اور کاغذات نکالکر غازی پاشا کی خدمت مین پیش کئے غازی ممدوح نے کاغذات کو ہاتھ مین لے لیا اور ایک نقشہ کو کھولکر فرمایا

حوریہ ادہر آؤ اور جلدی بتلاؤ کہ یونانی کمین گاہین۔ کہاں ہین۔ اور کہاں یونانی حملہ کیلئے تیار ہو رہی ہین۔

حوریہ کرسی سے اوٹھہ کہڑی ہوئی اور جہان جہان قسطنطین نے نشانات لگائے تہے اونکو بتلانا شروع کیا حضور یہاں یونانی سپاہ ہے۔ ۔ ۔ ۔ اس ساحل پر یونانی بیڑہ ہے۔ ۔ ۔ ۔ اس تنگ مقام مین محفوظ سپاہ ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اس جگہہ یونانی خندقین ہین۔

حوریہ مقامات کو بتلا رہی تہی کہ غازی کمال پاشا کی نظر اوس یونانی عبارت پر پڑی جو نقشہ کے کنارے لکہی تہی اور آپنے دریافت فرمایا۔

حوریہ یہ کیسی عبارت ہے۔

حوریہ نے غور سے عبارت کو دیکہا اور عرض کیا۔

حضور والا یہ وہ یادداشت ہے جس کو سپہ سالار میو غاص نے لکہا ہے۔

غازی۔ اچہا اس کا ترجمہ کرو

حوریہ - حضور والا اس عبارت کا مطلب یہ ہی کہ
پہلی ستمبر اتوار کے دن صبح کو اوس ستر کی سپاہ پر کیا جائے جو مقام کوتاہیہ
مین مجتمع ہے اور ہماری سپاہ کے توپخانہ کا اگلا دستہ حملہ کا آغاز کرے
اوس کے پیچھے پیدل سپاہ اور پہر سوار فوج - ہر ایک افسر کا فرض یہ ہی کہ وہ
اپنی ماتحت سپاہ کو شمار کر کے اوسکی ایک فہرست شنبہ کی صبح کو پیش کر دے"

سپہ سالار - بیوغاص -

اس کے بعد غازی کمال پاشا نے تمام کاغذات یکے بعد دیگرے کہولے
اور پڑہ کر کلپ مین لگاتے گئی اور پہر اون کو ایک پیڈ میں رکہہ دیا جو کوٹ
کی جیب مین تہا اور اس کے بعد بعض امور پر حوریہ سے گفتگو کر کے ٹیلیفون
کے آلہ کو ہاتہہ مین لیا اور گہنٹی بجائی معاً جواب مین گہنٹی بجی اور غازی کمال
پاشا نے فرمایا -

ہیلو ! میں سپہ سالار عام ہون -
حضور والا کیا حکم ہے -
کیا قائد شوکت تمہارے پاس موجود ہی -
جی ہان موجود ہین -
اون کو اطلاع دو کہ مین اون کا انتظار کر رہا ہون
پانچ منٹ نہ گذرنے پائے ہتی کہ پہر گہنٹی بجی اور غازی کمال پاشا نے آلہ
سماعت کو کان سے لگا کے فرمایا - قائد شوکت بک -

حضور والا کا مطیع و فرماں بردار۔

کیا تم نے سپاہ کو اوس نقشہ کے موافق خطوط پر پھیلا دیا جو کل مین نے تم کو بنا کر دیا تھا۔

حضور والا نقشہ کے مطابق عمل کیا گیا ہی۔

تم اور تمام فوجی افسر طلوع آفتاب سے قبل اس سے سپاہ کو پیچھے ہٹا لو یونانی زبردست حملہ کر کے اس خط جنگ کی سپاہ و مقامات پر قبضہ کا ارادہ رکھتے ہین۔

حضور والا بہتر ہے فوراً تعمیل ارشاد ہو گی۔

پندرہ منٹ بعد مین بھی پہونچتا ہون تاکہ یونانی سپاہ کو گھیرے مین لینے کی تدابیر عمل مین لائی جائیں تم فوراً اپنی خدمت کو انجام دو۔

بہتر ہے۔

اس ساعت کو غازی کمال پاشا نے رکھدیا اور حوریہ کی طرف دیکھکر اوس کی اہم خدمت کا شکریہ ادا کیا پھر قیمتی نصائح فرماتے ہوئے شرف شاہی کا تمغہ اوس کے شانہ پر نصب کیا بعدہ دونون اس عجیب اتفاق پر غور کرتے ہوئے باہر نکلے اور فتح کے حصول کی دعائیں کرتے ہوئے ایک دوسرے سے رخصت ہوئے۔

(۲۷)

جنگ کوہیہ

اتوار کے روز اس قدر کہر پڑ رہا تھا کہ فریقین کی سپاہ نظروں سے
ہر چیز چھپی ہوئی تھی ترک فوجی افسر موسم کی اس حالت سے متاثر نہیں
ہوئے بلکہ انہوں نے یہ خیال کیا کہ خداوند تعالیٰ نے ان کو فتح و نصرت
حاصل کرنے کے لئے یہ خاص موقع بہم پہونچایا ہی اور وہ اس موقع سے
معقول فائدہ اٹھا سکتے ہیں ایک فوجی افسر نے سپہ سالار عام کو
مشورہ دیا کہ یونانیوں پر حملہ کیا جائے لیکن سپہ سالار نے جو ماہر فنون
جنگ اور تجربہ کار تھا اس مشورہ کو قبول نہیں کیا اور حکم دیا کہ
کہر کی تاریکی سے فائدہ اٹھایا جائے اور ایک میٹر بھی پیش قدمی
نہ کی جائے فوجی افسروں میں یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ یونانی توپخانے سے
ایک گولہ چلا اور سپہ سالار عام کو معلوم ہوا کہ یونانی توپخانہ تیار ہو گیا
ہے اور سپاہ صف باندھے کھڑی ہی ترکی توپخانہ کے افسر نے ارادہ کیا
کہ یونانی گولہ کا جواب دیا جائے لیکن سپہ سالار عام نے منع کر دیا اور
بتلایا کہ یونانیوں کو اس امر سے بالکل بے خبر رکھا جائے کہ ہماری سپاہ کہاں ہی
پھر یونانی توپخانہ کے گولے سے سپہ سالار نے یہ بھی محسوس کیا کہ

کہر کی تاریکی مین یونانی پیدل سپاہ سے علیحدہ ہوگئی ہو فوراً سپہ سالار
عام نے اپنی سوار سپاہ کو حکم دیا کہ وہ آگے بڑہ کر یونانی سوار و پیدل سپاہ
کے درمیان داخل ہو جائے اور پہر اون کو باہم ملنے نہ دے اس کے بعد
سپہ سالار عام نے اوس محاذ کی طرف توجہ کی جسکو یونانیون نے مستحکم
نہین کیا تہا یہ محاذ نہر سقاریہ اور پہاڑیوں کے قریب واقع تہا۔
سپہ سالار نے اس محاذ پر اپنی پیدل سپاہ کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ
یونانی سپاہ کے قلب سے مقابلہ کرے اور ممکن ہو تو اوسکو اوس
تنگ محاذ میں لے آئے جو پہاڑیوں اور نہر سقاریہ کے درمیان واقع
ہے پہر سپہ سالار کو خیال آیا کہ وہ پہاڑی علاقہ جو ترکی سپاہ کی پشت
پر واقع ہے اس معرکہ مین ترکی سپاہ کو مستحکم مورچون کا کام دے گا۔
اس لئے اوس نے قرار دیا کہ جب یونانی سپاہ مقابلہ پر آجائے تو اوسکو
دہوکہ دے کر وہ بتدریج پیچہے ہٹ آئے تا کہ یونانی سپاہ بڑہ
آگے بڑہتی رہے۔

جنگ شروع ہوگئی۔ ترکی وطنی سپاہ کے طبل پر چوٹ پڑی اور
افسرون نے بتدریج ترکی سپاہ کو پیچہے ہٹانا شروع کیا یونانی توپخانہ
اندہا دہند گولہ باری کر رہا تہا اور گولے پہٹ پہٹ کر ادہر اودہر گر رہے تہے
کہ یکایک یونانی سپاہ نے پیش قدمی شروع کی اور اپنی طاقت کے
غرور مین برابر آگے بڑہتی رہی ترکی سپاہ یونانیون کو دہوکہ مین ڈال چکی تہی

اور یونانی برابر آگے بڑھ رہے تھے آخر یونانی اوس پہاڑی علاقہ مین پہونچ گئے جسکو سپہ سالار عام نے ترکی سپاہ کے پیچھے ہٹنے کی حد قرار دیا تھا اس تمام معرکہ مین ترکوں کا نہ ایک سپاہی مارا گیا اور نہ کوئی گولی چلی -

جاسوسون کی ایک جماعت نے آکر اطلاع دی کہ ترک سوارون نے یونانی سپاہ کے دستون کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا ہے اور ترکی پیدل سپاہ نے اوس علاقہ کو مستحکم کر لیا ہے جس کو یونانیون نے چھوڑ دیا تھا یہ اطلاع پاکر سپہ سالار عام نے فوراً ترکی سپاہ کو حملہ کا حکم دیا اور معاً حملہ کا بگل بجایا گیا -

شور و پکار سے آسمان گونج اٹھا - دھوان فضا مین پھیل گیا اور سوار و پیدل سپاہ اودہر اودہر دوڑنے لگی کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ جنگ کی حالت کیا ہے اور کدہر معرکہ جاری ہے یکایک ترکی وطنی سپاہ مین اللہ اکبر کے نعرے بلند ہوے اور ساری سپاہ مین مسرت کی لہر دوڑ گئی کیونکہ یونانی سپاہ پہاڑی علاقہ مین گھر گئی تھی اور اس کا توپخانہ - سوار و پیدل سپاہ ایک دوسرے سے جدا ہو کر متفرق ہو گیا تھا یونانی سپاہ اس طرح ترکی سپاہ کے درمیان گھری ہوئی تھی جس طرح پانی کے اندر جزیرہ ہوتا ہے فرق اتنا تھا کہ جزیرہ پانی کے درمیان ہوتا ہے اور یونانی سپاہ ترکی توپخانہ اور سوار و پیدل سپاہ کی بندوقوں کی آگ کی درمیان گھری تھی -

پندرہ منٹ تک ترک اسی طرح صبر و سکون کے ساتھ یونانی سپاہ کو

ئے کہڑے رہے کہ یکایک ایک ایسا حادثہ پیش آیا جس سے
ترک کسی قدر [illegible] ہو گئی یعنی ایک یونانی ہوائی جہاز نے ترکون کے ذخیرہ
[illegible] گولہ پہینکا اور معاً ایک ہولناک دہماکا ہوا ذخیرہ مین آگ
لگ گئی اور اوس کے شعلے آسمان تک پہونچنے لگے تہوڑی دیر تک تو
ایسی حادثہ سے ترک پریشان رہے لیکن پہر اون کی نا امیدی امید سے
بدل گئی اور اس نقصان کی انہون نے پروا نہ کی۔

ذخیرہ جلکر ختم ہو گیا اب ترکون کے پاس نہ کوئی کارتوس تہا اور نہ گولہ
وبارود چند منٹ تک ترکی افسرون نے معاملہ کی اہمیت پر غور کیا اور سوچنے
لگے کہ کیا کرنا چاہیے یکایک سپہ سالار عام کی تلوار چمکی جو سر سے بلند تہی اور
فوراً اوس نے (بگل بجانے والا) کے کان مین کہا کہ وہ یکبارگی حملہ آور
ہونے اور دست بدست جنگ کا اعلان کردے بگل بجا اور ترکی سپاہیون
نے نیاموں سے اپنی اپنی تلوارین کہینچ لین۔

ادہر ترک سپاہیون نے تلوارین کہینچین اور ادہر یونانی سپاہ کو تازہ
دم مدد پہونچگئی ترکون نے فوراً اس یونانی سپاہ کو تلوارون پر رکہ لیا
اور تہوڑی دیر کے مقابلہ مین اوسکو بہی گہیر لیا آخر سپہ سالار عام کے حکم سے
ترکی سپاہ نے محصور یونانی سپاہ سے دست بدست جنگ شروع کردی
خون کی نہرین بہ چلین اور نہر سقاریہ کا پانی یونانی سپاہ کے خون سے
رنگین ہو گیا وہ پہاڑی علاقہ جو تہوڑی دیر پہلے صاف [illegible] نظر آ رہا تہا

یونانی نعشون سے پٹ گیا۔ اور دُور تک نعشین ہی نعشیں نظر آنے لگین آفتاب ابھی اچھی طرح بلند نہ ہوا تھا کہ یونانی میدان سے بھاگ کھڑے ہوئے اور اون مین سے جتنی تعداد کو موت نے شکار کیا تھا وہی پڑا رہ گئی۔

جنگ ختم ہو گئی لیکن ابھی ترک سپاہی کمرین کھول کر ہتھیار رکھنے نہ پائے تھے کہ اون کی نظر نہر سقاریہ پر پڑی اور انھون نے ایک سفید چیز کو دیکھا جو نہر پر بچھائی جا رہی تھی چند منٹ کے بعد اون کی نگاہ سرو کی لکڑی کے پل پر پڑی جو نہر سقاریہ پر بچھایا گیا تھا اور معًا چند موٹر لاریان جن پر سامان خوراک و ذخیرۂ جنگ بار تھا گذرتی ہوئی نظر آئین ترکون کے یہان چونکہ اس قسم کی لاریان نہ تھین اس لئے وہ شبہہ مین پڑ گئے اور یہ دیکھ کر کہ لاریوں مین ترکی جھنڈا لہر رہا ہے۔ اون کا شبہہ اور قوی ہو گیا اور وہ یہ سمجھے کہ اون کو دھوکہ دینے کے لئے ترکی علم لاریون پر نصب کیا گیا ہے فورًا وہ پھر حملہ کے لئے تیار ہو گئے اور سپہ سالار عام کی خدمت مین حاضر ہو کر جو نہر کے کنارے کھڑا اطمینان کے ساتھ فوجی حرکات کو دیکھ رہا تھا۔ دریافت کیا سپہ سالار نے اون کو اطمینان دلایا اور حکم دیا کہ جب تک لاریان نہر سقاریہ کو عبور نہ کر آئین اوس وقت تک کوئی کارروائی نہ کی جائے۔

سپہ سالار کے حکم پر [illegible] ماتحت افسرون نے سر اطاعت

ختم کر دیا تھا۔ لیکن ہر ایک اپنی رائے ظاہر کر رہا تھا اور ہر ایک کی رائے دوسرے سے مخالف تھی اس اثنا میں ملی موٹر لاری کنارہ پر پہنچ گئی اور مختار کون کی پیدل سپاہ کا ایک دستہ اس کی جانب بڑھا۔ ڈرائیور نے افسر کے حکم سے روک لی گئی اور اوس کے اندر سے ایک عورت رقاصہ کے لباس میں نیچے اتری اور سپاہیوں سے دریافت کیا کہ تمھارا افسر کہاں ہے۔ سپاہی اس عورت کے الفاظ کو سنکر ہنس پڑے اور ایک نے آگے بڑھ کر کہا۔

ہمارا افسر بوڑھا اور متقی ہے اور انگورہ میں اس نے اپنی بہت سی اولادیں چھوڑیں ہیں تم کسی اور نوجوان کو طلب کرو۔

یہ جملہ ابھی پورا نہ ہوا تھا کہ سپہ سالار عام ادہر نظر آتا دکھائی دیا۔ سپاہیوں نے رستہ چھوڑ دیا اور ادب سے ادہر اُدہر دونوں طرف کھڑے ہو گئے اور جب وہ قریب آ گیا تو فوجی قاعدہ سے سلام کیا اور دیکھنے لگے کہ وہ عورت کے ساتھ کس قسم کی گفتگو کرتا ہے سپہ سالار عام نے عورت کے قریب پہونچکر فرمایا۔

حوریہ! حوریہ! تم یہ موٹر لاری کہاں سے لائی ہو۔

حوریہ (مسکراتے ہوئے) فرصت کے وقت حضور والا کی خدمت میں سارا حال عرض کرونگی اسوقت لشکرگاہ میں پہونچ جانے دیجئے۔

سپاہی ادھر اُدہر منتشر ہو گئے اور فوجی افسروں نے آگے بڑھ کر سپہ سالار سے عرض کیا۔ حضور والا احتیاط شرط ہے، یہ یونانی موٹر لاری ہے

اور اس میں صندوق بھرے ہوئے ہیں ممکن ہے صندوقوں کے اندر مسلح یونانی سپاہی ہوں۔
"دوسرے افسر نے کہا" لیکن میں اُسکے ڈرائیور کو ترکی ہیئت میں پاتا ہوں بایں ہمہ اگر کوئی خطرہ بھی ہو تو ہم مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ موٹر لاری کے اندر اتنے یونانی سپاہی نہیں ہو سکتے جتنے کہ آج کی جنگ میں ہم نے قتل کئے ہیں"

سپہ سالار نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔
خوف کی کوئی بات نہیں اور تمھارے اندیشے بالکل بیجا ہیں حورہ یہ ہم کو جلد حقیقت حال سے آگاہ کرے گی۔ یہ کہکر سپہ سالار نے مڑکر دیکھا تو ایک نقاب پوش ترکی خاتون نظر آئی سپاہی پھر شبہ میں پڑ گئے اور معاً سپہ سالار عام نے تجسس آمیز لہجہ میں کہا۔
اے خوبصورت جادوگرنی؟ تو بھی بھیس بدلنے میں کسقدر چالاک ہے اگر تجھ سے افریقہ کے حبشیوں کی صورت بنانے کی خواہش کی جائے تو غالباً اس صورت میں تجھ کو حبشی بھی شناخت نہ کرسکیں۔
حوریہ نے مسکراتے ہوئے عرض کیا "حضور والا کیا یہ ذخائر جنگ ہمارے لئے کم ہیں اور کیا ان سے ہماری ذخائر کی کمی پوری ہو جائے گی سپہ سالار نے اعتماد کے لہجہ میں جواب دیا" ہم اپنی ذات پر اور پھر اپنے ہموطنوں کے اخلاص پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک ذخائر کی کمی اور زیادتی دونوں یکساں ہیں آخر یہ بتلاؤ کہ یہ غنیمت کیونکر

تمھارے ہاتھ لگی۔

حور - یہ حضور والا واقعہ نہایت معمولی ہے۔ آپ سے رخصت ہوکر گھر کی تاریکی میں میں اسکی شہر کی طرف روانہ ہوئی اور طلوع آفتاب سے قبل غار میں پہونچ گئی۔ سوکسی مجھ پر کسی کو کوئی شبہ نہیں ہوا۔ قسطنطین کے معتمد خادم نے مجھ کو جگایا اور ناشتہ پیش کیا۔ کچھ دیر بعد دعا کا سنائی دیا اور مجھ کو یقین ہو گیا کہ یقیناً ہمارے لشکر میں کوئی حادثہ پیش آیا ہے۔ لیکن میں نے یونانیوں کو یہی بتلایا کہ یونانی لشکر میں دعا کا ہوا ہے۔ پھر میں نے یونانیوں سے کہا کہ اگر وہ جلد ذخائر جنگ و رسامان خوراک سے یونانی سپاہ کو مدد نہ دینگے تو یونانی سپاہ کو سخت نقصان اٹھانا پڑیگا۔ یونانی میرے فریب میں آ گئے اور چونکہ یہ تجویز میری تھی اور کوئی فوجی افسر بھی وہاں موجود نہ تھا اس لئے ذخائر جنگ کی لاریوں کو میرے سپرد کیا گیا اور حکم دیا کہ میں انکو جلد سے جلد یونانی سپاہ میں پہنچا دوں۔ میں دل میں بہت خوش ہوئی اور لاریوں کو لیکر چلدی۔ راستہ میں یونانی سپاہیوں کے لباس میں ہی اور سب مجھ کو یونانی سپاہی یا کوئی فوجی ملازم ہی سمجھتے رہے۔ ان لاریوں کو میں راستہ سے دور لے آئی۔ اور جب یونانی سپاہ نظروں سے چھپ گئی تو میں نے وہی طریقہ اختیار کیا ہے جو کج کی جنگ میں ترکی سپاہ نے اختیار کیا تھا۔ آخر اس مال غنیمت پر قابض ہوگئی اور لے کر یہاں چلی آئی۔

اب مین حضور والا سے یہ استدعا کرونگی کہ وہ نہر کے پل کو سپاہیون سے اُٹھوالیں تاکہ مخالفین کی سپاہ اُس سے فائدہ اُٹھا کر ادھر نہ آسکے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ یونانی سپہ سالار عام یا خاص نے یونان سے ۱۹۲۲ء کے رنگروٹون کو طلب کیا ہے اور ۴۸ گھنٹہ کے اندر اندر وہ میدان جنگ مین پہونچ جائینگے۔

سپہ سالار۔ تمھارے خیال مین ۱۹۲۲ء کے رنگروٹ سپاہیون کی تعداد کیا ہوگی۔

حور۔ یہ مین صحیح طور پر کچھ نہین کہہ سکتی البتہ یونانیون سے اتنا معلوم ہوا ہے کہ قوت زبردست ہے۔ لیکن ہمکو اس کا کیا فکر ہے اگر یونان کے سارے مرد ساری عورتین اور سارے بچے بھی میدان جنگ مین آجائین تب بھی ہمکو کوئی فکر نہونا چاہیئے ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہین اور وہی ہمکو مدد دیتا ہے ہم چونکہ مظلوم ہین اس لئے صرف اپنا حق مانگتے ہین اور وہ ظالم ہین آرام و آسایش کی خاطر دوسرون کو ستاتے ہین ہمارے اور اُنکے نقطۂ نظر مین آسمان و زمین کا فرق ہے۔ ہماری مثال ایک بھوکے کی سی ہے جو ایک لقمہ مانگ کر جان بچانی چاہتا ہے اور یونانی آسایش و راحت اور عیش و تنعم کے لئے ظلم و ستم کر رہے ہین۔

سپہ سالار عام کے چہرہ پر بشاشت کے آثار نمایان ہوئے اور قوم کی وطنیت پر مسرور ہو کر کہا۔

اب چلو دیکھیں کہ اس معرکہ میں ہمکو کتنی غنیمت ملی ہی۔

حوریہ اور سپہ سالار دونون موٹر لاریون کی طرف بڑھے اور ذخائر کو باہر نکلوایا ان ذخائر مین ایک صندوق ایسا بھی نکلا جسمین ڈاکٹری کے آلات تھے سپہ سالار انکو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور بلند آواز سے فرمایا ہمکو ان آلات کی سخت ضرورت تھی اور خدا نے ہماری ضرورت کو پورا کر دیا۔

صندوق سپہ سالار کے سامنے کھولا گیا اور تمام چیزین نکالی گئین ڈاکٹر نے جو قریب ہی کھڑا تھا تمام آلات کی تشریح کی اور بتلایا کہ فلان فلان اوزار جراحی کے کام کے ہین پھر اکس ریز اور ریڈیم کا سامان برآمد ہوا اور ڈاکٹر نے ان چیزون کی بہت تعریف کی اور بتلایا کہ اس تمام سامان کی قیمت اندازاً دس لاکھ پونڈ ہے سپہ سالار نے ان چیزون کو خود اٹھایا اور حوریہ کی مدد سے نہایت احتیاط کے ساتھ ان کو لیکر چلے اور شفاخانہ مین پہونچکر تمام سامان الماریون مین بند کر دیا گیا۔

(۴)

جنگ کے بعد

جنگ کے ختم ہونے کے بعد انجمن ہلال احمر نے میدان جنگ سے مجروحون کو اٹھا کر شفاخانون مین پہونچانا شروع کیا۔ ڈاکٹر مریضون اور زخمیون

کو دیکھ رہا تھا اور جو مریض سخت زخمی تھے اُنکے بیکار اعضا کو قطع اور جو معمولی زخمی تھے
کرنے کی ہدایت دے رہا تھا اور معمولی زخمیون کو چھوٹے چھوٹے شفا خانون
مین بھیج رہا تھا ان زخمیون مین کسی قوم کی رعایت نہ تھی یونانی بھی تھے اور
ترک بھی اور سب کے ساتھ یکسان برتاؤ کیا جا رہا تھا۔ اس جنگ مین
جو یونانی زخمی ترکون کے ہاتھ آئے تھے اُنکی تعداد کئی ہزار تھی۔ ترک
زخمیون کی تعداد اس جنگ مین بہت معمولی تھی اور جسقدر زخمی تھے
اُنکے زخم بہت معمولی تھے۔

جن یونانی زخمیون ... کو شفا خانون مین لایا گیا تھا اُنمین جنرل
قسطنطین بھی تھا جنرل مذکور سخت زخمی ہوا تھا اور حالت خطرناک تھی
اور ڈاکٹر خاص طور پر اُسکے علاج اور تیمارداری مین مشغول تھے جب
سپہ سالار عام زخمیون کو دیکھنے شفا خانہ مین تشریف لائے تو جنرل مذکور کے
کراہنے کی آواز سنکر اسکی طرف بڑھے اور فرانسیسی زبان مین اُس سے دریافت
کیا کہ آپکو کسی چیز کی ضرورت ہو تو حاضر کی جائے اور جنرل مذکور نے یونانی
زبان مین اس کا جواب دیا اور اسکا مفہوم معلوم کرنے کے لئے سپہ سالار عام
نے گرد و پیش کے لوگون پر نظر ڈالی جب کوئی یونانی جاننے والا نظر
نہ آیا تو سپہ سالار نے حوریہ کو طلب کیا جو یونانی زبان جانتی تھی۔

حوریہ حاضر ہوئی اور جونہی جنرل قسطنطین کی نظر اُس پر پڑی وہ
پلنگ پر سنبھل کر بیٹھ گیا اور چلا کر کہا صوفیا صوفیا تم کہان۔

صوفیہ یا حوریہ نے جنرل مذکور کو اشارہ سے بتلایا کہ وہ خاموش رہیں پھر یونانی زبان میں جنرل سے کہا کہ تم مجھ سے گفتگو نہ کرو ورنہ راز ظاہر ہو جائیگا اور میں گرفتار ہو جاؤنگی۔

جنرل خاموش ہو گیا لیکن اس عجیب اتفاق سے وہ حیران تھا کہ صوفیا یہان پر کیونکر موجود ہے جنرل کی طرف سے مطمئن ہو کر حوریہ نے سپہ سالار عام کو اشارے سے بتلایا کہ وہ یہان سے دور چلے جائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی لیجائیں سپہ سالار بھی اس اتفاق سے حیران تھا وہ فوراً حوریہ کے اشارہ کے مطابق وہان سے چلا گیا اور حوریہ قسطنطین کے سرہانے کرسی پر بیٹھ گئی جنرل قسطنطین غور سے حوریہ کو دیکھ رہا تھا اور اسطرح آہستہ آہستہ یہ الفاظ کہہ رہا تھا گویا وہ دل سے باتیں کر رہا ہے۔

مین یہ کیا دیکھ رہا ہون۔ کیا حقیقت مین صوفیا ہی ہے یا اُس کا خیال ہے کیا میری آنکھین صوفیا کو دیکھ رہی ہین یا زخمون کی تکلیف کا ہذیان ہے

حوریہ نے جنرل کے الفاظ سنکر قہقہہ لگایا اور دیر تک ہنستی رہی پھر جنرل نے بلند آواز سے کہنا شروع کیا نہ تو یہ ہذیان ہے اور نہ خیال ہنسی کی آواز بالکل صوفیا کی سی ہے اے بزرگ و برتر خدا اپنے عذاب سے مجھ کو بچا۔ مین اس جنگ کو بہت برا خیال کرتا ہون اور اس سے نفرت رکھتا ہون۔

حوریہ نے جھک کر آہستہ سے قسطنطین کے کان مین کہا۔

قسطنطین شک و شبہ کی کوئی بات نہین ہے۔ مین صوفیا ہی ہون اور

اس لباس مین یہان صرف تم کو نجات دلانے کی غرض سے آئی ہون۔
خوریہ کے الفاظ سنکر قسطنطین نے اپنے دل مین کہا آہ کیا صوفیہ کو میرا
نام بھی معلوم ہوگیا ہے آہ اس نامراد ہذیان نے راز ظاہر کر دیا یہ کہکر
اُس نے دونون ہاتھون سے اپنے چہرہ کو چھپا لیا اور انگلیون کے سوراخ
سے صوفیا کو دیکھتا رہا۔ خوریہ نے اپنی آستین سے قسطنطین کے آنسو
پونچھے اور اُس نام سے مخاطب کیا جو اُس کے دوست احباب مین مشہور
تھا۔ یعنی کونسٹانٹ۔
قسطنطین اس خطاب سے خوش ہوگیا اور ہوش و حواس کو درست
کر کے کہنے لگا۔
صوفیا! صوفیا! میری پیاری صوفیا۔ آؤ میرے پاس آؤ اور مجھے
بتلاؤ کہ میرے بھائیون اور ہموطنون پر کیا گذری میری سپاہ اور ملک کا
کیا حشر ہوا۔ ہان تمام حالات سے مجھکو خبر دو تاکہ مین اطمینان سے جان
دون جبسے مین اس جنگ مین شریک ہوا ہون میرے ہوش و حواس
ٹھکانے نہین ہین۔
خوریہ نے کرسی کو آگے بڑھا لیا اور قسطنطین کے قریب ہوکر آہستہ سے
کہا۔ آیندہ سے مجھ کو خوریہ کے نام سے مخاطب کرنا تاکہ راز ظاہر نہو پھر
اپنی جیب سے خوریہ نے یونانی اخبار "امبرونیز" نکالا اور اُسکا مقالہ
افتتاحیہ جنرل کو سنانا شروع کیا جسمین لکھا تھا۔

یونانیون کی شاندار فتح

انگورہ مین یونانیون کا داخلہ

کل پیر کے دن نہر سقاریہ کے کنارے پر ہمارے توپخانہ نے شاندار خدمات انجام دین اور ہزارون ترکی سپاہیون کی نعشون کو زمین پر بچھا دیا پھر ہماری سوار سپاہ نے ترکون کے اگلے مورچون پر حملہ کیا اور ترکی سپاہ کے قطارون مین اضطراب پیدا کر کے انکو خندقون کی طرف دھکیل دیا ہماری پیدل سپاہ نے بھی سخت دباو ڈالا اور ترکون کو محاصرہ مین لے لیا آخر ترکون نے آپکو ہمارے حوالہ کر دیا اور اس طرح اپنے آپکو قتل و غارتگری سے بچا لیا ہماری سپاہ نے نہر کے کنارے ترکون کے کشتون کے پشتے لگا دیئے مین ہمارا نقصان پانچسو مجروح

قسطنطین کو اخبار مذکور کی لغویات پڑھ کر رنج ہوا اخبار کو اوس نے حوریہ کے ہاتھ سے لے لیا اور کہا کیا تم لسے . . . . بیماری مین تمھارا دوسرا نام بھول گیا مہربانی کر کے پھر بتلا دو۔

حوریہ نے اپنا نام بتلایا اور پھر قسطنطین نے کہا آہ حوریہ مین دوبارہ تمھارے سامنے یہ کہنے پر مجبور ہوا ہون کہ جب تک ہمارے فوجی افسر اسی طرح جھوٹ سے کام لیتے رہے ہین گے ہماری فتح ناممکن ہی خیر ان باتون کو جانے دو ممکن ہے کچھ دنون بعد اونکے حواس درست ہو جائین

اور وہ اپنی ناکامی کے راز کو معلوم کر لیں بہر حال میری وہ پیشگوئی
درست ثابت ہوئی میرے زخم خطرناک ہیں اور زندگی کی کوئی امید نہیں
ہے میں تم کو ایک شیشی حوالہ کرتا ہوں تم اسکو اپنے پاس رکھو یہ ایک
خاص ایجاد ہے جسکو میں نے ایک فرانسیسی ماہر سے سات ہزار درہم کو
خرید کیا ہے تم اسکو لیجاؤ اور جنرل ہیبو فاس کے ہاتھوں تک پہنچا دو

جوریہ ۔ یہ کس قسم کی اختراع و ایجاد ہے۔

قسطنطین یہ ایک قسم کی زہریلی گیس ہے جسکو فضا میں پھیلا دینے سے
دشمن کی ساری سپاہ اندھی ہو جاتی ہے۔

جوریہ ۔ آخری معرکہ میں تم نے اسکا تجربہ کیوں نہیں کیا۔

قسطنطین ۔ میرا ارادہ تھا کہ معرکہ میں اس سے کام لوں لیکن قدرت
کو ترکوں کی حفاظت منظور تھی کہ میں معرکہ شروع ہوتے ہی گرفتار ہو گیا
اور گیس کو استعمال نہ کر سکا۔

جوریہ ۔ کیا کسی اور کو بھی اس اختراع کا حال معلوم ہے۔

قسطنطین ۔ نہیں ۔ کوئی دوسرا شخص اس سے واقف نہیں ہے میں نے
اس ایجاد کو اپنے خاندان کا تمام اندوختہ خرچ کر کے حاصل کیا تھا اور
یونانی سپاہ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کیا تھا صرف میں ہی یونانی
سپاہی ایک ایسا شخص ہوں جو اس ایجاد کی ترکیب سے واقف ہوں
اور یہ لودہ کاغذ اسناد ہے جو مجھ کو اس کے موجد نے دیا ہے۔

حوریہ نے شیفئولی ورکاغذ کو قسطنطین سے لے لیا اور اس امر کو ظاہر کرتے ہوئے کہ وہ جلد سے جلد سے جلد اسکو جنرل بیوغاص کی خدمت مین پہنچا دیگی اپنی جیب مین رکھ لیا اور پھر قسطنطین کی طرف دیکھ کر دریافت کیا کہ میری روانگی کے قبل اگر اور کوئی کام ہو تو فرمائیے تاکہ اسکو انجام دیکر روانہ ہوں آپ سے باتین کرتے مجھے بہت دیر ہوگئی ہے۔ ممکن ہے یہان کی نرسین (تیماردار عورتین) کچھ شبہ کرین اس لئے اب مجھکو یہان سے چلا جانا چاہیئے۔

قسطنطین ہان ایک کام اور ہے کیا تم "ترکون کے خون پینے والے دیو" کرستی سے واقف ہو؟

حوریہ - ہان -

قسطنطین - تم اُس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ آلات جو اسکی شہر کی بلندی پر ہین میکسیم کی مشین ہماری باڑیان اور توپین جو میرے چارج مین تھین انکو سپہ سالار اعظم کے حوالہ کردو -

حوریہ - مین تمھارا پیام کوستی کو پہنچا دونگی لیکن میرا خیال یہ ہے کہ وہ میری بات پر عمل نہ کریگا -

قسطنطین نے ادہر اُدہر دیکھا لیکن کوئی کاغذ نہ ملا آخر اس نے سگرٹ کی ایک ڈبیا پر جو وہان پڑی تھی یہ عبارت لکھی اور حوریہ کو ڈبیہ دیدی -

عزیزی کوستی -

آمید ہے کہ تم دسکی کے تمام آلات اور وہ تمام سامان و اسلحہ جو میرے
چارج میں تھے فوراً حوریہ کے حوالے کر دوگے

"جنرل قسطنطین"

حوریہ نے ڈبیہ کی عبارت کو بغیر پڑھے جیب میں رکھ لیا اور روانگی
کا قصد کر کے اُٹھی ہی تھی کہ قسطنطین نے پھر روک لیا اور اپنی بہن کو خط
لکھنے کا ارادہ کر کے پھر کاغذ اِدھر اُدھر دیکھا حوریہ نے اپنی جیب ٹٹولی
اور کاغذ نکال کر قسطنطین کو دیا وہ خوش ہو گیا قلم اُٹھا کر پہلے پتہ لکھا
اور پھر خط لکھنے کے لئے قلم کو اٹھایا ہی تھا کہ ضعف اور بخار کے شدید دورہ
نے اسکو دبا لیا۔ قلم ہاتھ سے گر گیا اور وہ فرش پر بیہوش ہو کر گر پڑا فوراً
حوریہ نے نرس کو آواز دی جس نے قسطنطین کو آکر دیکھا اور ظاہر کیا
کہ آخری دورہ ہے مریض اب بچ نہیں سکتا۔ نرس کے الفاظ سن کر
حوریہ خاموش ایک طرف کھڑی ہو گئی اُسکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے
اور دل ہی دل میں وہ کہہ رہی تھی آہ کیسے! کیسے بہادر جوان شاہ یونان
کی حرص و آز پر قربان ہو رہے ہیں اس کے بعد حوریہ نے دیکھا کہ قسطنطین
پلنگ کے سرہانے کسی چیز کو ٹٹول رہا ہے فوراً حوریہ نے دریافت کیا مہربان
کس چیز کی ضرورت ہے۔

قسطنطین نے کہا کیا تم ابھی یہیں موجود ہو مجھ کو ایک گلاس پانی دو
حوریہ نے پانی دیا قسطنطین نے ایک سانس میں گلاس خالی کر دیا پھر

گلاس حوریہ کو دیتے ہوئے خدا کا شکر ادا کیا اور کہا۔

میری ساری عمر تکلیف و مصیبت میں بسر ہوئی ہے اب میں آرام سے آخری نیند سوؤں گا اور پھر کبھی بیدار نہوں گا۔

یہ کہکر۔۔۔ اس نے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا اور پھر چار منٹ بعد آنکھیں کھولکر کہا اماں ۔۔۔ ابا ۔۔۔ بھائی ۔۔۔ آؤ سب میرے پاس چلے آؤ۔

اس کے بعد اس نے سر کو حرکت دی اور کہا۔

میں عنقریب آغوش موت میں چلا جاؤں گا اور تھوڑی دیر بعد مثل شاہ عالم ارواح میں ہوگا۔ میرے لئے یہ امر باعث فخر ہے کہ میں نے گھر میں چارپائی پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر نہیں بلکہ ملک کی مدافعت کرتے ہوئے ایک بہادر کی طرح جان دی ہے۔

یہ کہتے کہتے اس کی زبان لڑکھڑانے لگی اور آنکھیں پتھرا گئیں۔ حوریہ کے ہاتھ کو اس نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور منھ کے قریب لیجا کر اسپر بوسہ دیا اور معًا اسکی روح جسم سے پرواز کر گئی۔

حوریہ اس منظر کو دیکھ کر ضبط نہ کر سکی بے اختیار اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دیر تک وہ روتی رہی پھر ہافاس اجنبی کو اس فرانسیسی زبان میں یہ تار روانہ کیا۔

"کمالی جو اپنے قلوب میں اپنے دشمنوں سے بھی بغض و عداوت نہیں رکھتے۔

انھون نے افسوس کے ساتھ جنرل قسطنطین کی موت کی خبر کو سنا جنرل مذکور کے
اپین پہلو مین شدید زخم لگے تھے اور وہ ترکی شفاخانہ مین زیر علاج تھے تمام
قابل ذکر ہوشیار ڈاکٹرون نے علاج کیا لیکن موت نے ان کو نہ چھوڑا آج ان کا جنازہ
شان وشوکت کے ساتھ اٹھایا جائے گا یونانی اسیرون کے جنازہ کو انگورہ کے بحری
دیر مین لیجائینگے۔ اور سپرد خاک کرینگے۔
چند گھنٹون کے اندر مذکورہ بالا تار دنیا کے تمام اخبارون مین شایع ہو گیا
اور دول عالم یہ دیکھکر تعجب مین رہ گئین کہ غازی مصطفی کمال پاشا کسقدر
با اصول شخص ہے جو دشمنون کے ساتھ بھی دوستانہ سلوک کرتا ہے اور بعض نے
یہ رائے ظاہر کی کہ بلاشبہ یہ شخص تاریخ کے اسٹیج پر صلاح الدین ایوبی کی طرح
اپنے شاندار کارنامے دکھلائے گا۔

(۵)

جاسوسہ رجاسوسہ

جنرل قسطنطین سے صوفیا (حوریہ) غار مین ملا کرتی تھی اور کسی یونانی سپاہی
اور افسر کو اوسپر شبہ نہ تھا البتہ کوستی کو کسیقدر شک ہو چلا تھا اور اس شک
مین اوس روز سے تقویت ہو گئی تھی جبکہ صوفیا آخری مرتبہ غار مین قسطنطین سے ملی
ہے کوستی اوس وقت غار کے ایک گوشہ مین چھپا ہوا تھا اور اُس نے وہ تمام

گفتگو سنی تھی جو صوفیا اور قسطنطین کے درمیان ہوئی تھی لیکن چونکہ کوستی جبرا
قسطنطین سے بہت ڈرتا تھا اسلئے اوس نے اپنے شک و شبہ کو کسی پر ظاہر نہیں
کیا البتہ صوفیا سے انتقام کے درپے رہا ۔

جس روز کہ صوفیا کو ...... ذخیرہ جنگ کو پہنچانے پر مامور کیا گیا تھا
اوسی روز کوستی نے صوفیا کو فریب دیکر گرفتار کر لینا چاہا اور ایک کاغذ کا پرزہ
لیکر صوفیا کی طرف جبکہ وہ ذخیرہ جنگ کو موٹر لاریوں پر لئے جا رہی تھی دوڑا اور
اشارہ سے صوفیا کو بتلایا کہ وہ سپہ سالار عام کا ایک حکم لیکر آیا ہی اور سپہ سالار نے
حکم دیا ہی کہ وہ اس حکم کو تنہا دیکھے کوستی کا مقصد اس فریب سے یہ تھا کہ صوفیا
موٹر لاری سے اوتر آئیگی اور وہ اسکو جنگل کے کسی گوشہ میں لیجا کر قتل کر دیگا ۔
لیکن آگے بڑھ کر جب کوستی نے دیکھا کہ میدان اور راستے نعشوں سے پٹے پڑے
ہیں تو وہ ڈر گیا اور اوسکو آگے بڑھنے کی ہمت نہیں ہوئی پھر اوس نے یہ بھی
محسوس کیا کہ صوفیا یقیناً یونانیوں کو فریب دیکر کوئی خطرناک کارروائی کرنا چاہتی
ہے یہ خیال کر کے کوستی پلٹ پڑا لیکن معاً اوسکی نظر ترکوں پر پڑی جو راستوں
پر دوڑ رہے ہیں کوستی خوف سے ایک گنجان درخت پر چڑھ گیا اور اپنے آپکو
پتوں اور ڈالیوں میں چھپا کر دیکھنے لگا کہ ترک اس کے ہموطنوں کے ساتھ
کیا سلوک کرتے ہیں آخر جب ترک مال غنیمت لیکر چلے گئے تو کوستی درخت
سے اوترا اور لشکرگاہ میں چلا گیا اور جو کچھ گذرا تھا اس خیال سے اوس کا حال
کسی سے نہیں کہا کہ کہیں لوگ اوسکو بزدل و نامرد نہ بتائیں میدان جنگ کا منظر

دیکھنے اور صوفیا کی ہاتھ سے نکل جانے کا کوستی پر اسقدر اثر پڑا کہ اس کے ہوش و
حواس جاتے رہے اور وہ بیمار پڑ گیا۔

دو تین دن کے بعد صبح کے وقت یونانی سپاہ کے شفاخانہ مین کوستی کے پاس
ایک نرس آئی اور اُس سے کہا کہ ایک خوبصورت نازنین جسکا نام صوفیہ ہے
تم سے ملنا چاہتی ہے اس خبر نے اُس کے جسم پر لرزہ ڈالدیا دودہ کا پیالہ اسکے
ہاتھ سے چھوٹ پڑا اور اُس نے نرس کی طرف غور سے دیکھ کر کہا کہ مین بھی اُس
سے ملاقات کا اشتیاق رکھتا ہون۔

نرس چلی گئی اور چند منٹ مین صوفیا کو لیکر کمرہ مین داخل ہوئی صوفیا نے کوستی
سے ہاتھ ملایا اور تبسم کنان دریافت کیا۔ کوستی کیا حال ہے۔

کوستی۔ اچھا ہون تم اتنے دنون تک کہان رہین۔

صوفیا۔ مین ترکی نرس بنکر ترکی سپاہ کے اس شفاخانہ مین داخل ہوگئی
تھی جہان مرحوم قسطنطین کا علاج ہو رہا تھا۔

کوستی۔ تمہاری جرأت حیرت انگیز ہے ۔۔۔ صوفیا کیا تم ترکون کی سفید و
چمکدار آنکھون سے نہین ڈرتی ہو۔

صوفیا۔ ترکون کی چمکدار آنکھون سے مجھے کیا مطلب مین تو اپنے آقا جنرل
قسطنطین کو بچانے کے لئے گئی تھی۔ ہم بلغاری عورتین دوستون کی محبت
مین نہایت ثابت قدم ہین اور آخر دم تک دوستون کے لئے سخت سے سخت
تکالیف برداشت کرنے پر آمادہ ہین۔

کوستی۔ آہ صوفیا۔ قسطنطین کو یاد نہ دلاؤ... خدا اوسپر رحم کرے اور جنت مین اُسکو وسیع محل عطا فرمائے.... اس قدر پاکیزہ قلب تھا کہ کسی سے عداوت نہ رکھتا تھا۔

کوستی کے رقت خیز الفاظ سے صوفیا بیحد متاثر ہوئی آنکھون سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے اور اوس نے درد انگیز لہجہ مین کہا۔

کوستی تم کو معلوم ہی قسطنطین مجھ سے کس قدر محبت رکھتا تھا اور کئی بار اُس نے مجھ سے شادی کی درخواست کی تھی اور مین نے وعدہ کر لیا تھا کہ جنگ ختم ہونے کے بعد اُس سے شادی کرونگی تاکہ اُس عرصہ مین موانست والفت کمال درجہ کو پہونچ جائے لیکن آہ موت نے اوسکو جلد ہی ہم سے چھین لیا اور وہ مجھ کو ایسی حالت مین تنہا چھوڑ گیا کہ میرا کوئی انیس و ہمدرد نہین ہو اُس کی صورت ہر وقت میری آنکھون مین پھرتی رہتی ہو جب اُسکی یاد مجھ کو ستاتی ہو تو مین دیوانی ہو جاتی ہون راتون کو اکثر مجھ پر ہذیان کی سی حالت طاری ہو جاتی ہی مین اُس کی خیالی صورت سے باتین کرتی ہون اوس کی روح میرے سامنے ہوتی ہو اور اُس کو دیکھ دیکھ کے مین تسکین حاصل کر لیتی ہون۔

کوستی نے ہمدردی کی نظر سے صوفیا کی طرف دیکھا اور کہا۔ اے خوبصورت ہرنی بلاشبہ تیری حالت افسوسناک ہے تو نے اپنے آپکو ایک ایسے

موہوم رشتہ سے وابستہ کر لیا تھا جو کڑی کے جالے کی مانند کمزور ضعیف تھا ہم سپاہیوں کی زندگی واقعہ یہ ہی کہ تقدیر کے اشارہ پر موقوف ہی۔ اگر خیریت ہی تو بچ نکلے ورنہ پھر قیامت ہی کے دن دوسری زندگی ملتی ہی صرف فیا۔ لیکن مجھے اس بات کا فخر حاصل ہی کہ مین نے ایک ایسے شجاع و جانباز شخص کی محبت کو حاصل کیا جو اپنی قوم اور اپنے ملک کا سچا ہمدرد تھا۔

کوستی نے سر اٹھایا آنکھیں دونوں ہاتھوں سے ملیں اور پھر کہا لیکن اس معاملہ مین میری رائے اور کچھ ہے اور وہ ایک مستقل و آزاد رائے ہے اور وہ یہ ہی کہ مین تو صرف اپنے نفس کی بھلائی و سعادت چاہتا ہوں قوم تباہ ہو یا خوش حال رہے اور اس صورت مین مجھکو کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا

حوریہ نے حیرت زدہ ہو کر کہا۔

کوستی اگر مین تمھارے نظریہ و خیال پر تنقید کروں تو معاف کرنا۔ اگر تم کو حرمت و عزت کا خیال نہوتا۔ اور تم ملک کی بھلائی و بہبودی کے لئے اس کی اعانت نہ کرتے تو دودھ کا پیالہ اس طرح تمھارے ہاتھ سے چھوٹ کر نہ گر جاتا اور یہ ایک معمولی سی بات ہی۔

حوریہ کی یہ بات سنکر کوستی نے قہقہہ لگایا اور تمسخر کے انداز مین کہا۔

مین نے تمھاری عقل و دانشمندی پر غور کیا لیکن مجھے تو بجز کھانے پینے کی باتوں کے اور کوئی بات نظر نہ آئی۔

جوریہ:- ہان تمھارا خیال درست ہو۔ بلاشبہ تم جیسے چھوٹے چھوٹے بچون کو حلوے کا ایک ٹکڑا یا مٹھائی کی ایک ڈلی کھلونون کے مقابلہ مین بڑی سے بڑی قیمتی اشیا کو بھلا دیتی ہو۔ کوستی میرا خیال ہو کہ تمھارا نظریہ بھی اون چھوٹی فتوحات کی خبرون کے بعد جو تم شایع کرتے ہو یونانی سپاہ کی شکست وتباہی کا موجب ہو باوجودیکہ یونانی سپاہ کافی طاقتور اور مضبوط ہے اور کثیر مقدار مین سامان جنگ بھی اوس کے پاس ہو بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہو کہ تم لوگون مین بھی دوسری قومون کی طرح یوروپ کے جراثیم داخل ہو گئے ہین اور ان جراثیم نے تمھاری مصیبتون کو بڑھا دیا ہو کیا تم نے ہم یونانیون کی نسبت کبھی کبھی یہ سنا ہو کہ باوجود اپنی ذات پر بھروسہ رکھنے کے ہم نے کبھی نیام سے تلوار کو اس لئے نکالا ہو کہ ہم جنگ مین شریک ہون۔ ہرگز نہین کبھی نہین اور اس کی وجہہ یہ ہو کہ ہماری قوم کا معمولی سا معمولی آدمی بھی یہ جانتا ہو کہ جنگ تباہی۔ غارتگری اور بربادی کا نام ہے اور یہ کہ جنگ ہی قدرت کو پیچھے دھکیل کر عہد وحشت کی طرف لیجاتی ہو جبکہ لوگ غارون مین زندگی بسر کرتے تھے اور اپنے ناخونون کو دوسرون کے قلوب مین پیوست کر کے ہلاک کر دیتے تھے۔

کوستی تمھین انصاف سے کہو کہ تمھارا بادشاہ جو اپنی آسائش کے لئے جنگ کر رہا ہو انسانون کی خونریزی سے اوسکو کیا فائدہ حاصل ہوگا کیا مالک الموت نے تم یونانیون کو اپنا قائم مقام بنا دیا ہو کہ تم انسانون کو قتل کر رہے ہو کیا کسی

قانون نے تم کو اس امر پر مجبور کر دیا ہے کہ تم جنگ کے نام سے خدا کی مخلوق کو قتل کرو۔ لوا ور تکلیفین دو۔ کوستی عقل و دانش سے کام لو اور دیکھو کہ تمھارے خون آلودہ ناپاک ہاتھون سے اون ملک کو تباہ و برباد کر کے کیا سے کیا کر دیا ہے جہان امن و امان کا دور دورہ تھا ہزارون وہ بچے یتیم ہوگئے ہین جو اپنے باپون کی آنکھون کا تارا تھے سینکڑون وہ عورتین جو اپنے شوہرون کے ساتھ پاک و آسایش سے زندگی بسر کرتی تھین بیوہ ہوگئی ہین۔ ہان ان تمام باتون پر غور کرو اور پھر اپنے دل مین اس فیصلہ کرو کہ کیا تمھارا یہ فعل حق بجانب اور انسانیت پر مبنی ہے۔

کہان ہے بیسوین صدی کا تمدن جس کا تم دعوے کرتے ہو؟ کہان ہے وہ علم جسکا تم اپنے آپ کو مالک بتاتے ہو؟ آہ تم نے اپنے علم و تمدن کو استعمال کیا تو کس پر اپنے بھائی انسان کی خونریزی پر گویا تمھارے علم نے تم کو ایک خونخوار درندہ بنا دیا ہے اور تم ہر وقت شکار کی فکر مین لگے رہتے ہو اور جب کوئی شکار نہین ملتا تو تم اپنی بندوقون اور توپون کا دہانہ اپنے انسان بھائیون کے سینہ کی طرف پھیر دیتے ہو اور یہ اس لئے نہین کہ اس سے تمھارا مقصود بھلائی و خیرخواہی ہو بلکہ اس لئے کہ تم اپنے بھائیون کو اپنا غلام بناؤ اور دوسرون کا ملک چھین کر اپنے قبضہ مین لاؤ۔

آہ کس قدر افسوسناک ہے یہ واقعہ کہ تم خدا کی اس مخلوق کو جس کو اسنے آزاد پیدا کیا ہے اپنا غلام بناؤ اس کی آزادی کو سلب کرو اور اس سے

اپنی دولت کو بڑہاؤ کیا یہ کوئی اچھی بات ہے کہ خدا نے جس زمین کو کسی قوم کو اس لئے حوالہ کیا ہو کہ وہ اس مین آزاد زندگی بسر کرے تم اُس سے اُس زمین کو چھین لو جس جنگ وجدل کی غرض لوگون کی آزادی کو سلب کرنا ہو وہ بدترین جنگ ہو اور اس قسم کی جنگ کو پسند کرنے ولے بدترین لوگ ہین۔

مین بلغاری ہون اور مجھکو اس سے کوئی غرض نہین ہو کہ ہلال صلیب پر غالب رہے یا صلیب ہلال پر مین اس سے بہت متاثر ہوتی ہون کہ انسانیت کا خون بہایا جا رہا ہے اور اس کے خلاف انسانیت احتجاج کر رہی ہے اور تم کو اس کی پرواہ نہین۔

زمین اور آسمان کے باشندو! اگر تم فریقین کے درمیان پڑکر صلح کرا دو تو اچھا ہے میدان مجروح میدان جنگ مین پڑے کراہ رہے ہین۔ انکی آہ وزاری سنو میدان مین پڑی ہوئی بیشمار نعشین تم سے مطالبہ کر رہی ہین کہ تم انکو سپرد خاک کر دو تاکہ وہ درندون اور پرندون کی غارتگری سے محفوظ ہو جائین

صوفیا کی تقریر اس حد تک پہونچی تھی کہ حمیت وغیرت کے جذبات کی لہرین اُس کے قلب مین موجزن ہوئین اوس کی زبان لڑکھڑانے لگی اور وہ خاموش ہوگئی حاضرین اوس کی تقریر سے حیرت زدہ تھے اور ہر شخص جداگانہ رائے اوس کے متعلق رکھتا تھا بعض نے ظاہر کیا کہ وہ بلغاریہ ہے بعض نے کہا کہ اُس شکل وشباہت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہنگرین قوم سے تعلق رکھتی اور بوہیمیہ ہے بعض نے بتلایا کہ اوس کا لباس مانٹی نگرو کی رقاصہ عورتون

کا سا ہو ایک شخص نے کہا کہ اُس نے صوفیا کو ایک دفعہ اتینھنز (دار السلطنت یونان) کے کسی ہوٹل میں دیکھا ہے غرض ہر شخص اپنی رائے ظاہر کر رہا تھا لیکن کوستی ان باتوں اور صوفیا کی شجاعت تھوڑی سے حیران و پریشان خاموش بیٹھا تھا آخر جب سب لوگ خاموش ہو گئے تو وہ بستر سے اُٹھا اور ستون کے سہارے کھڑے ہو کر اس انداز سے گویا وہ حاضرین کو اُن کی لاعلمی پر ملامت کر رہا ہے، کہا

کیا تم لوگوں کو یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ یہ صوفیا، ایک ترکی جاسوسہ ہے

کوستی کے الفاظ سنکر تمام لوگ حیرت سے چلّا اُٹھے۔

ہاں جاسوسہ.... ترکی جاسوسہ۔

چند منٹ تک اس مسئلہ پر باہم ردو قدح ہوتی رہی آخر سب نے کوستی کی رائے سے اتفاق کر لیا اور صوفیا کو گرفتار کر کے اوس کے ہاتھوں میں ہتکڑیاں ڈالدیں اور اوس کو سپہ سالار عام کے خیمہ کی طرف لیچلے راستہ میں کوستی نے تمسخر کے لہجہ میں صوفیا سے کہا۔

اے ترکی رقاصہ تیری ہاتھوں میں یہ لوہے کے یہ کنگن کس قدر خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

صوفیا نے مسکرا کر کہا۔

تم کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ میں بلغاریہ ہوں یا ترکی۔

کوستی نے قہقہہ لگایا اور کہا۔

خیر اس قسم کی باتین اب تم اپنے آقا کے پاس پہنچکر کرنا۔
راستہ بھر اس قسم کا مناقشہ جاری رہا آخر سپہ سالار عام کے خیمہ پر پہنچکر سپاہی نے چلا کر کہا۔
جاسوسہ جاسوسہ۔
صوفیا نے خیمہ مین داخل ہوکر دیکھا کہ ایک شخص جسکی مونچھین بڑی اور مثلث نما ڈاڑھی ہے میز کے سامنے بیٹھا ہے اور میز پر کاغذات کا ڈھیر لگا ہے یہی سپہ سالار عام تھا صوفیا نے یونانی زبان مین اوسکو سلام کیا لیکن اس نے جواب کے بجائے غور سے صوفیا کی طرف دیکھنا شروع کیا اور پھر زجر و توبیخ کے لہجہ مین کہا کیا تو ہی وہ صوفیا ہے جس کے اخلاص و صداقت کی قسطنطین بہت تعریف کیا کرتا تھا۔
صوفیا - جناب والا وہ مین ہی ہون - مین نے اپنی زندگی کو خطرہ مین ڈالکر اور ترکون مین گھسکر قسطنطین کو بچانے کی کوشش کی تھی لیکن آہ اسکی زندگی نے وفا نہ کی اگر آپکو میرے قول پر اعتبار نہ ہو تو لیجیے یہ تحریر ملاحظہ فرمائیے جو قسطنطین نے کوستی کے نام لکھکر مجھکو دی ہے اس تحریر سے آپکو معلوم ہو جائیگا کہ مین حقیقت مین صوفیا ہی ہون اور کوستی نے جو الزام مجھ پر لگایا ہے بے اصل ہے
یہ کہکر صوفیا نے قسطنطین کی تحریر کو سپہ سالار کے ہاتھ مین دیدیا اور اسنے اوسکو پڑھنا شروع کیا لکھا تھا۔

عزیزی کوستی ۔ اُمید ہے کہ تم حور یہ کو وہ تمام آلات لاسلکی حوالہ کردوگے جو اسکی شہر کی بلندی پر نصب ہین اور ۔ ۔ ۔

سپہ سالار عام نے ہولناک واقعات سے متاثر ہوکر صوفیا کی طرف دیکھا اور فاتح شخص کی طرح مسکرا کر کہا خوب ! تم اپنے کام کو خوبی سے انجام دیسکین تمھارا یہ جواب تو تمھارے ہی خلاف ہے ۔

صوفیا ۔ مین اپنے کام کو خوبی سے انجام نہ دیسکی ۔ میرا جواب میرے خلاف اس کے کیا معنی سپہ سالار عام نے وہ یادداشت صوفیا کے ہاتھ مین دیدی جو کہ کوستی نے پیش کی تھی اور صوفیا نے اوسکو پڑھ کر کہا ۔

کوستی تجھ کو کیا ہوا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آہ تو ہی نے میرے خلاف کمزور فریب کا جال بچھایا ہے ۔

اس کے بعد بلند آواز مین صوفیا نے سپہ سالار عام کو مخاطب کرکے کہا ۔

خدا کے لئے تم مجھ پر رحم کرو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم پر وہ ذات رحم کریگی جو آسمان پر ہے ۔ مین بیکس ہون تم ایک غریب مسکین عورت پر سخت ظلم کر رہے ہو ۔ ۔ ۔ قسطنطین تم کہان ہو ۔ ۔ ۔ ۔ آہ آج اگر تم زندہ ہوتے تو دیکھتے کہ تمھاری معشوقہ پر کیا کیا ظلم کئے جارہے ہین ۔

کوستی نے کہا ۔

حضور والا ! اس کی تلاشی لی جائے اس کے پاس وہ کاغذات اور یادداشتین بھی ہونگی جو جنرل قسطنطین نے امانت کے طور پر غار مین اسکے

والے کی تھین۔

صوفیا نے چلا کر کہا۔ بیشک یہ مجنون اور دیوانہ ہی۔

کوستی نے کہا۔

مین دیوانہ نہین ہزارون مین ایک دانشمند ہون . . . . مین ۱۱ ستمبر کے واقعہ سے بھی آگاہ ہون . . . . اور جمعرات کے دن جو کچھ ہوا ہے اُس سے بھی واقف ہون . . . . . پھر اُس فریب کو بھی مین جانتا ہون جو ذخیرۂ جنگ حاصل کرنے کے لئے تو نے اختیار کیا تھا . . . . اور میری آنکھون کے سامنے میرے بھائیون کو جو تو نے قتل کرا دیا ہے اوس کو بھی مین نہین بھولا ہون۔

صوفیا نے کہا۔

مین ان تمام باتون کا فیصلہ سپہ سالار عام پر چھوڑتی ہون سپہ سالار عام خود ان تمام اتہامات کا جواب دینگے۔

سپہ سالار عام نے دریافت کیا۔

کوستی تم نے ان تمام باتون کی اطلاع وقت پر مجھ کو کیون نہین دی تاکہ ہم کوئی احتیاطی تدبیر عمل مین لاتے اور اپنی غلطیون کا تدارک کرتے۔

اس کے بعد سپہ سالار اور کوستی کے درمیان کچھ سرگوشیان رہین اور تقریباً پندرہ منٹ سکون چھایا رہا سپہ سالار غور کر رہا تھا کہ صوفیا کے معاملہ مین کیا کیا جائے خیمہ کے باہر لوگ جمع تھے اور نعرے لگا رہے تھے اور پکار پکار کر

کہہ رہے تھے۔

جاسوسہ کو لاؤ۔ ہم اوس کی موت کے آرزومند ہین .... اسکی موت مین تاخیر بہت بری بات ہوگی۔ .. جب تک ہم اسکا سر گردن سے علیحدہ نہ دیکھ لین گے خاموش نہ ہون گے۔

خیمہ کے باہر عوام کا یہ شور سنکر سپہ سالار خیمہ سے باہر نکلا اور کوستی نے مجمع کو مخاطب کر کے کہا بیٹھو اور بھائیو۔

جنگ کے مصائب سے ہمارے قلوب مین جو افسردگی چھائی ہوئی ہے اوسکو اس جاسوسہ سے انتقام لینے کے جذبہ نے دور کر دیا ہے اور انتقام کا شعلہ ہمارے قلوب مین بھڑک رہا ہے اس جاسوسہ سے جسکو تمہارے ساتھی کوستی نے گرفتار کیا ہے ہم پورا پورا انتقام لین گے اس جاسوسہ نے ابتداء جنگ سے ہم کو پریشان کر رکھا ہے کوستی نے اپنی جسارت و دلیری سے اسکو گرفتار کیا اور ایک اہم خدمت انجام دی ہے۔

سپہ سالار کے الفاظ ختم ہوتے ہی عوام نے بلند آواز سے کہا۔

کوستی کی عمر دراز۔ ییکون کا خون پینے والا ریو کوستی ہمیشہ زندہ رہے۔

کوستی نے ٹوپی سر سے اتار کے مجمع کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد پھر سپہ سالار عام نے کہا چونکہ صوفیہ کا معاملہ زیر تجویز ہے اور اس وقت تک اسکا جرم ثبوت کو نہین پہونچا ہے اس لئے مین تحقیقات کرون گا۔ جاسوسون کو بھیجونگا اور جب تحقیقات مکمل ہو جائیگی تو اس معاملہ کو فیصلہ کے لئے عدالت مین پیش کر دیا جائیگا

مین چونکہ قانوناً جاسوسون کے معاملات اور میدان جنگ کے مقدمات کو دارالسلطنت بھیجنے پر مجبور ہون اس لئے کافی تحقیقاتی کاغذات کو تنخیصر بھیجدون گا مین تمسے امید کرتا ہون کہ اب تم واپس چلے جاؤ اور اطمینان رکھو جاسوسہ کو مناسب سزا دی جائے گی اگر اس موقع پر فیلڈ مارشل کی بیٹی بھی ہوتی تو اسکو بھی سزا دی جاتی ۔

حاضرین نے بلند آواز سے کہا ۔

انصاف زندہ ہے ۔ . . . سپہ سالار عام بلیبر خاص سلامت رہین ۔

اس کے بعد سپہ سالار خیمہ کے اندر چلا گیا اور مجمع منتشر ہو گیا ۔ خیمہ مین داخل ہو کر اوس نے صوفیہ سے سوالات شروع کئے لیکن صوفیا کے جوابات سے اوسکو اطمینان حاصل نہ ہوا اور نہ کوئی راز کی خاص بات معلوم ہو سکی آخر اوس نے کاغذات کو لفافہ مین بند کیا ۔ لاکھ کی مہر لگائی اور چند فوجی افسران کو بلا کر حکم دیا ” تم ان کاغذات اور صوفیہ کو تنخیصر لیجاؤ اور انکو فوجی عدالت مین پیش کر دو تاکہ وہ اس کے معاملہ کا مناسب فیصلہ کرے اور سپاہ کو اطمینان حاصل ہو جائے ۔

(۶)

فوجی عدالت

ترکی یونانی جنگ کے دوران مین آج دوسرا موقع ہی کہ کوتاہیہ کے معرکہ کے بعد فوجی عدالت کا اجلاس صوفیہ کے مقدمہ کی سماعت کے لئے جسپر جاسوسی کا الزام لگایا گیا ہو منعقد ہوا ہے۔ عدالت نے سپاہیون اور فوجی افسرون کو قیدخانہ بھیجا تاکہ وہ صوفیہ کو حاضر کرین تھوڑی دیر مین فوجی افسر قیدخانہ سے ایک نوجوان لڑکی کو لائے جسکی عمر تقریبًا بیس سال کی تھی اور عدالت کے کٹہرے مین کھڑا کرکے چارون طرف سے اسکو گھیر لیا۔

حاکم نے اون کاغذات کے لفافہ کو کھولا جو صوفیا کے مقدمہ کے متعلق تھے اور جنکو سپہ سالار عام ہیبو غاص نے بھیجا تھا اور ایک ایک کرکے سارے کاغذات کو دیکھا پھر اوس یادداشت کو عدالت مین بلند آواز سے پڑھ کر سنایا جو صوفیا کے جرم سے تعلق رکھتی تھی اس کے بعد اس امر پر دیر تک غور کرتا رہا کہ مجرمہ کو کیا سزا دی جائے۔ غور و خوض کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ دوبارہ تحقیقات کی جائے اور مجرمہ کو موقع دیا جائے کہ وہ جرم کی مدافعت کرے تاکہ عدل و انصاف کی خانہ پری بھی ہوسکے چنانچہ اس خیال کی بنا پر اس نے سر اٹھایا اور پکار کر کہا

حوریہ! حوریہ!!

حوریہ نے حاکم کی آواز پر توجہ بھی نہین کی دوبارہ بلایا گیا پھر بھی موش
رہی تیسری بار حاکم نے سپاہی کو اشارہ کیا کہ وہ صوفیا کے شانون کو حرکت
دے اور ہوشیار کردے چنانچہ جب سپاہی نے اوسکو اشارہ کیا تو وہ آگے
بڑھی اور حاکم سے پوچھا حضور والا کیا آپ مجھسے کچھ فرماتے ہین ۔

حاکم۔ ہان کیا تم بہری ہو۔

صوفیا۔ نہین تو میرا نام صوفیا ہے ۔حوریہ نہین ۔حوریہ نام تو مین نے
صرف آپکی زبان اور سپہ سالار کی زبان سنا ہے۔

حاکم کیا خوب! تم مکر و فریب کو چھوڑ دو اور سچا سچا حال بتلا دو ہم تم کو
رہا کردینگے۔

صوفیا۔ جناب والا مکر و فریب کچھ نہین ہے ۔صوفیا میرا اصلی نام
ہے کیا کسی شخص کے دو نام ہوتے ہین جو مین دو نام رکھتی۔

حاکم۔ تمھارے حلیہ سے ترکون کی شباہت نمایان ہے ۔

صوفیا۔ ترکون کی شباہت! حضور والا کا خیال درست نہین ہے مین
مین مخصص بلغاریہ ہون ۔تارنوو میرے گانون کا نام ہے پھر آپ میرے
لباس کو بھی ملاحظہ فرمایئے جس سے میری قومیت کا ثبوت ملتا ہی۔

حاکم۔ جو یاد داشت تمھارے متعلق مجھے ملی ہی اوس سے ظاہر ہوتا
ہے کہ تم جاسوس ہو۔

صوفیا۔ میری نسبت یہ الزام بالکل غلط ہی اور مین اسکی مدافعت کے لئے

ہر طرح تیار رہون مین نے یونانیون کی کافی اعانت و مدد کی ہی اور
مین نے اون کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہو کر ترکون کے خلاف کام کیا ہے
اور اسکا ایک معقول ثبوت ہی کہ مین ترکیہ نہین ہون ایسی حالت مین
نہ مجھپر یہ الزام لگایا جاسکتا ہی کہ مین جاسوسہ ہون۔

عدالت کے ایک اور رکن نے دریافت کیا یونانی سپاہ مین تمھاری
شرکت سرکاری حیثیت سے تھی۔

صوفیہ جنگ کرتاہیہ سے قبل میری حیثیت ایک رقاصہ کی سی تھی جب
سپاہی جنگ سے تھک کر آتے تھے تو مین اون کے دل بہلایا کرتی تھی
اور اونکو اپنی باتون سے خوش کیا کرتی تھی لیکن کرتاہیہ کی جنگ مین
مین نے باقاعدہ اور سرکاری طور پر شرکت کی ہی اور مجھکو افسران
سپاہ نے ذخیرہ جنگ پہنچانے کی خدمت سپرد کر کے میری خدمات
سے باقاعدہ فائدہ اٹھایا ہے صوفیہ کو اس معقول جواب سے تمام
حکام خاموش رہ گئے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے چند منٹ کے
بعد حاکم نے کچھ سوچکر دریافت کیا۔ سپہ سالار عام نے ذخیرہ جنگ پہنچانے
کی خدمت کیون میرے سپرد کی تھی کیا فوجی افسر اور سپاہی میدان
جنگ مین نہ تھے اور کیا کوئی آدمی مستعد لشکر گاہ مین موجود نہ تھا
تیری خدمات سے اگر فائدہ اٹھایا گیا ہوگا تو مجبوری سے اٹھایا ہوگا
صوفیہ سپہ سالار عام کو مجھ پر بھروسہ اور اعتماد تھا تب ہی تو اسنے

ذخیرۂ جنگ پہنچانے کی اہم خدمت پر مجھ کو مقرر کیا اگر اسکو کوئی
اندیشہ یا تردد ہوتا تو وہ مجھ کو ہرگز اس کام پر نہ بھیجتا پھر یہ کہ جو
سوال آپ نے مجھ سے کیا ہو اوس کا جواب مجھ پر ضروری نہین ہے
اس لئے کہ سپہ سالار حاکم تھا اور مین محکوم

حاکم نے صوفیہ کا جواب سنکر میز پر پڑے ہوئے کاغذات کو اُٹھالیا
اور غور سے اُن کو دیکھنے لگا۔ اور پھر ایک اور رکن عدالت نے
صوفیہ سے دریافت کیا۔

لیکن میدان جنگ مین ذخیرہ جنگ کو پہنچا دینے کی خدمت کوئی
ایسی بات نہین ہو جسکو باقاعدہ سرکاری خدمت کہا جائے کیونکہ
کبھی کبھی ایسا ہوتا ہو کہ دربانون سے اس قسم کی خدمت لے لی
جاتی ہے اور معمولی آدمیون سے حفاظت و نگرانی کی اہم خدمت
بھی۔ کیا اس اعتبار سے وہ خدمات پر مامور کہے جا سکتے ہین۔

صوفیہ۔ آپکا استدلال اس لئے درست نہین ہو کہ امن وامان
اور جنگ کی حالتین مختلف ہوتی ہین امن وامان کی صورت مین
سب کچھ ممکن ہے لیکن حالت جنگ مین انتہائی احتیاط نہین برتی
جاتی ہو اور ضرورت کے وقت معمولی آدمیون کو بڑے کامون پر
بھی لگا دیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی افسر مقتول ہو کر گر جائے اور دوسرا
افسر موجود ہو تو سپہ سالار عام اوسکی جگہ ایک معمولی سپاہی کو کھڑا

ر سکتا ہی اور اوسکو سپاہ کا افسر مقرر کر سکتا ہی اور یہ منصب اُس سپاہی
کا حق بنجاتا ہی جسکو کوئی شخص اوس سے چھین نہین سکتا۔

حاکم۔ (کسی قدر گھبرا کر) یہ تو درست ہی۔ لیکن میری بحث کا منشاء
یہ نہین ہی۔ مین تمھارے بیان کی تکذیب کر رہا ہون اور یہ تبلانا
چاہتا ہون کہ سپہ سالار عام نے ہرگز تم کو ذخیرہ جنگ لیجانے کا حکم
نہین دیا وہ ایسا ناوان نہین ہے کہ تم کو ایسے اہم کام پر مقرر
کر دیتا۔

صوفیہ معلوم ہوتا ہی آپ میرے بیان کو یاد نہین کرتے دیکھئے یہ وہ
فہرست ہی جسمین ذخیرۂ جنگ کی تعداد و مقدار درج ہی سپہ سالار
عام نے ذخیرہ جنگ کو میرے حوالہ کیا اور حکم دیا کہ مین اوسکو میدان
جنگ مین لیجاؤن اور افسر ذخائر کے حوالہ کر دون یہ کہکر صوفیہ
نے جیب سے بہت سے کاغذات نکالے جو یونانی زبان مین تھے
اور علیحدہ علیحدہ متھی تھے اون کاغذات پر سپہ سالار عام جنرل غاصوصا
کے دستخط تھے اور ان کو حاکم کے ہاتھ مین دیدیا حاکم نے غور سے انکو
پڑھا اور دوسرے ارکان عدالت کو دکھلایا جب سب لوگ دیکھ چکے
تو اُس نے کاغذات کو واپس لیکر میز پر رکھ دیا اور صوفیہ سے دریافت
کیا جنرل قسطنطین سے تمھارے کیا تعلقات تھے۔

صوفیہ۔ وہ میرا منگیتر اور مین اوسکی معشوقہ تھی۔

حاکم - لیکن تم تو ترک ہو اور وہ یونانی تھا -

صوفیہ - جناب والا مین کئی بار آپکو یہ تبلا چکی ہون کہ مین لیخا - یہ ہون اس قسم کا اعتراض بار بار بالکل فضول ہی -

حاکم - اگر تمھارے قول کو درست مان لیا جائے تب بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ جنرل قسطنطین نے اپنے اُس خط مین جو اُس نے کوستی کو لکھا ہی تمھارا نام حوریہ تحریر کیا ہی -

حوریہ - جنرل قسطنطین نے بحیثیت ایک ترکی نرس کے مجھکو لکھا ہی جبکہ مین اُنکی تیمارداری مین مصروف تھی ممکن ہی اون کو نام مین شبہ ہو گیا ہو اُنکا آخری وقت تہا اور حواس ٹھکانے نہ تھے اور اس کا ثبوت ان کی تحریر کے رسم الخط سے مل سکتا ہی -

حاکم - مین دیکھتا ہون کہ تم واقعات کو توڑ مروڑ کر دکھا رہی ہو اور حقیقت کے خلاف مکر و فریب سے کام لیکر اپنی رہائی چاہتی ہو تمھارا بیان بالکل لغو اور جھوٹ ہی اور کوئی دیوانہ شخص ہی اوسکو باور نہین کر سکتا مین ایک مرتبہ پھر تم کو متنبہ کرتا ہون کہ تم عدالت کو کہین نہ سمجھو اور لغویات سے احتیاط رکھو اور جو کچھ حقیقت ہو صاف صاف بیان کر دو -

حوریہ - جناب والا مین عدالت کو لہو و لعب کا مقام نہین سمجھتی اور نہ لغویات سے عدالت کا وقت ضایع کر رہی ہون مین نے جو کچھ بیان کیا ہی وہ ایک ایسی حقیقت ہی جس سے انکار نہین کیا جا سکتا باین ہمہ مین اس قرین

اپنے حق [illegible] ہون۔ اور میرے خلاف جو شہادتین ہون اونکو
پیش کرنے [illegible] مطالبہ کرتی ہون مہربانی سے گواہون کو طلب کیا
جائے تا [illegible] میرے قول کی تصدیق و تکذیب کرین اور آپکو معلوم ہوجائے
کہ مین صحیح واقعہ بیان کر رہی ہون یا حقیقت پر پردہ ڈالکر آپکو دھوکہ
دے رہی ہون۔

جوریہ کے مطالبہ پر حاکم نے مقدمہ کے کاغذات پر نظر ڈالی اور پیشانی
پر بل ڈالکر کہا۔

جن گواہون کو تم طلب کرتی ہو وہ سب کے سب اسوقت میدان جنگ
مین ہین اور اسوقت اون کو اسلئے طلب نہین کیا جا سکتا کہ میدان جنگ
مین اون کی شدید ضرورت ہے البتہ کرستی اور ریبو یہان موجود ہین انکو
عدالت مین طلب کیا جائیگا حاکم نے جوریہ کو اعتراض کا موقع بھی نہین
دیا اور فوراً قسطنطین کے مخلص خادم ریبو کو طلب کیا چند منٹ مین
ایک نوجوان حاضر ہوا جسکی آنکھین چمکدار تھین اور چہرہ صاف تھا کان
بڑے بڑے تھے عدالت مین داخل ہوکر اوس نے ٹوپی سر سے اوتاری اور
عدالت کے احترام مین سر جھکایا حاکم نے دریافت کیا تمھارا نام ریبو سپاہی ہے

ریبو۔ حضور والا۔

حاکم۔ تمھاری عمر کیا ہے۔

ریبو۔ ستائیس سال۔

حاکم - سپاہ مین تم کیا خدمت انجام دیتے ہو۔
ربیو - پیدل سپاہ کے آٹھوین دستہ کا ایک سپاہی ہون پھر مین چاؤش بنا کر جنرل قسطنطین کی خدمت مین بھیجدیا گیا تھا۔
حاکم - کیا تم اس نوجوان لڑکی کو جو تمھارے سامنے کھڑی ہے جانتے ہو
ربیو - ہان
حاکم - کس نے اس لڑکی سے تمھارا تعارف کرایا۔
ربیو - میرے آقا جنرل قسطنطین نے
حاکم - تم کب سے اسکو جانتے ہو۔
ربیو - تقریبًا ایک ماہ سے۔
حاکم - اس لڑکی سے تمھارا کیا تعلق تھا۔
ربیو - مین اپنے آقا اور اس لڑکی کے درمیان پیام رسانی کی خدمت انجام دیتا تھا۔
حاکم - ان پیامات مین عمومًا کیا ہوتا تھا۔
ربیو - مین نہین جانتا کیونکہ اپنے آقا کے خطوط کھولنے کی جرأت نہین کرسکتا تھا۔
حاکم - کیا تم کبھی تنہائی کی صحبت مین شریک نہین ہوئے۔
ربیو - کبھی نہین - حضور والا مین ایک معمولی سپاہی ہون اس قسم کی صحبتون مین شرکت کیونکر ممکن تھی۔

حاکم۔ کیا کبھی جنرل قسطنطین نے اس لڑکی سے اپنے تعلقات کی نسبت تم سے کچھ بیان نہین کیا۔

ریبو۔ مجھے یاد نہین۔ البتہ ایک دفعہ معرکہ کوتاہیہ سے واپس آکر جنرل قسطنطین نے مجھ سے اس لڑکی کو دریافت فرمایا تھا اور میرے ذمہ یہ خدمت سپرد کی تھی کہ مین اس کی تحقیقات کرون کہ یونانی سپاہ اس لڑکی کی نسبت کیا رائے رکھتی ہو اور کس قسم کا سلوک روا رکھتی ہو۔ جب مین اس کی تحقیقات کر کے اون کی خدمت مین حاضر ہوا تو انھون نے زبانی حکم دیا کہ مین اس لڑکی کو یہ پیغام پہنچا دون کہ وہ اُس سے غار مین ملاقات کرنا چاہتے ہین یہ حکم دیکر مین نے محسوس کیا کہ میرے آقا کو ندامت ہوئی ہے اور یہ کہ اون کو یہ حکم زبانی نہین دینا چاہئے تھا فوراً اُنھون نے ایک کاغذ اُٹھایا اور ایک طویل خط لکھا اور مجھ کو دیکر فرمایا کہ صرف یہ خط پہونچا دو اور زبانی کچھ نہ کہو۔

حاکم۔ کیا تم نے یہ خط پہونچا دیا تھا۔

ریبو۔ ہان۔

حاکم۔ جب تم نے یہ خط اس لڑکی کو دیا تو یہ بھی دیکھا تھا کہ اوس کے چہرہ پر خط پڑھکر کس قسم کے آثار نمودار ہوئے تھے۔

ریبو۔ ابتدا مین حیرت و تعجب کے آثار پھر سکون اور اس کے بعد مسکراہٹ۔

حاکم۔ خط پڑھنے کے بعد اُس نے تم سے کچھ کہا تھا۔

ریمو۔ نہین۔

حاکم۔ وہ غار کہان ہی جہان یہ لڑکی اور جنرل قسطنطین ملاقات کیا کرتے تھے۔

ریمو۔ مجھے معلوم نہین۔

حاکم۔ جنرل قسطنطین کی وفات کے بعد بھی تم نے اُس لڑکی کو دیکھا تھا۔

ریمو۔ ہان ایک روز مین اپنے خیمہ مین آرام کر رہا تھا کہ مین نے شور و غوغا سُنا خیمہ سے باہر نکل کر دیکھا تو ایک مجمع کو جاسوسہ جاسوسہ پکارتے سنا۔ مین آگے بڑھا تا کہ اُس ملعونہ کو دیکھون جس نے ہمارے درمیان آکر اپنے آپ کو بھڑکتی ہوئی آگ مین ڈالدیا تھا۔ آہ مین نے دیکھا اور حیرت مین رہ گیا وہ صوفیا تھی یعنی میرے آقا جنرل قسطنطین کی معشوقہ جس کا جنرل ممدوح کے قلب پر بڑا اثر تھا اور وہ اُسکی عزت کرتا تھا۔

حاکم۔ تم نے جب صوفیہ کو ہتکڑی پہنے ہوئے دیکھا تو تم کو اُس سے خوشی ہوئی ہوگی۔

ریمو۔ نہین حضور والا۔ صوفیا پر میرا شک و شبہ کرنا یہ معنی تھے کہ مجھکو اپنے آقا جنرل قسطنطین کی وطنیت پر بھی شبہ تھا اور یہ امر

محال ہے۔ہم مین سے ہر شخص جانتا ہے کہ جنرل قسطنطین سچا وطن پرست تھا۔

حاکم نے ریبو کی شہادت کو سنکر غور سے حوریہ کی طرف دیکھا جو کرسی پر عدالت کے پہلو مین بیٹھی ہوئی تھی اور اوس سے دریافت کیا گیا تم ریبو کی شہادت پر کوئی جرح کرنا چاہتی ہو۔

حوریہ نے سر کے اشارہ سے انکار کردیا فوراً حاکم نے ریبو کو رخصت کرکے کوستی کو طلب کیا ایک کمزور اور نحیف الجثہ شخص عدالت مین داخل ہوا اور حاکم نے اوس سے پوچھا کہ تم کون ہو۔

کوستی نے دائین بائین اس طرح دیکھا کہ گویا وہ گم شدہ چیز کو تلاش کررہا ہے اور پھر تمسخر کے انداز مین کہا مین سپاہی ہون۔ کوستی کا یہ جواب سنکر سب لوگ ہنس پڑے اور حاکم نے غضبناک ہو کر سخت لہجہ مین کہا۔

اے سپاہی ادب ملحوظ رکھ تو عدالت عالیہ کے حضور مین ہے اگر ظرافت تیرا شیوہ ہی تو اس عادت کو تھوڑی دیر کے لئے طاق پر اوٹھا رکھ اور عدالت جو کچھ دریافت کرے صاف صاف بیان کر۔

کوستی۔مین نے تو کوئی بات خلاف نہین کہی جو عدالت نے دریافت کیا اوسی کا جواب دیا ہی اگر آپ . . . .

حاکم۔(قطع کلام کرتے ہوئے) تم سپاہ مین کس خدمت پر مامور رہو۔

کوستی - مین سوارون کے دستہ کا ایک سپاہی تھا پھر مجھ کو قرنچی
بنایا گیا اور اُس کے بعد جنرل قسطنطین متوفی کے ذخائر جنگ کی حفاظت
کی خدمت میرے سپرد کی گئی۔

حاکم - کیا جنرل قسطنطین سے تمھارے تعلقات بے تکلف اور دوستانہ تھے

کوستی - ہان - ان کی کوئی صحبت ایسی نہ ہوتی تھی جسمین مین شریک
نہوتا تھا وہ اکثر مجھسے بے تکلف گفتگو کیا کرتے تھے - اور میری
دلچسپ باتون مین وقت گذارا کرتے تھے۔

حاکم - تو تم اس لڑکی سے جو تمھارے سامنے کھڑی ہے اچھی طرح
واقف ہوگے۔

کوستی - کیون نہین! خود مین نے اوسکو گرفتار کیا ہے۔

حاکم - تم اس کا کیا ثبوت رکھتے ہو کہ یہ لڑکی مشتبہ ہے اور تم نے
اسکو کس علت مین گرفتار کیا ہے؟

کوستی تھوڑی دیر خاموش رہا اور سوچتا رہا کہ کیونکر بار ثبوت سے نجات
حاصل کرے - حاکم کا رعب اوسپر اسقدر چھا گیا تھا کہ وہ حوریہ پر کوئی
ایسا الزام قائم کرتے ہوئے ڈرتا تھا جس سے وہ انکاری ہو آخر جب
حاکم نے سختی سے دریافت کیا تو کہا - چونکہ یہ لڑکی ہم لوگون سے علیحدہ
رہتی تھی اور اُس غار مین جو ہمارے لشکر گاہ سے تقریبًا نصف میل
دور ہے ہمارے جنرل قسطنطین سے ملاقات کرتی تھی اسپر مجھ کو شبہ

ہوا اور مین نے تحقیق حال کے لئے اس کا پیچھا کیا چنانچہ ایک روز مین غار
کے ایک گوشہ مین جا کر چھپ گیا اور جب مین نے جنرل ممدوح سے اسکو
بعض سیاسی امور پر گفتگو کرتے سنا تو حیران رہ گیا میرا خیال تو یہ تھا کہ
دونون مین عشق و محبت کی باتین ہون گی مین نے سنا کر دونون اس
طرح کی اہم باتین کر رہے ہین جیسی کہ دو فوجی افسر میدان جنگ کے
خطوط و محاذات کے موضوع پر کرتے ہین تو میرا شبہ قوی ہو گیا اور مین نے
یہ خیال قائم کر لیا کہ یقیناً یہ لڑکی جاسوس ہے جو ظاہر مین ایک
پیشہ ور گانے والی بنی ہوئی ہے۔

یہ کہکر کوستی کھنکارا اور پھر یہ کہا یہ میرا پہلا ثبوت تھا اور مزید ثبوت
و شہادت یہ ہے کہ جس روز اسکو ذخائر جنگ پہنچانے کی خدمت سپرد
کی گئی ہے اُس روز مین لاسلکی ٹیلیگراف کی خدمت پر مامور تھا اتفاق
سے اُس روز تیز ہوا نے لاسلکی آلات مین کوئی خرابی پیدا کر دی
تھی مین یہ دیکھنے کے لئے کہ آلات کے تو زان کو کس چیز نے خراب
کر دیا ہے اسکی شہر کوتاہیہ کی درمیانی سڑک کے ایک بلند درخت پر
چڑھ گیا۔ اگر مین اُسوقت درخت کی ٹہنیون پر نہوتا تو آج محترم
عدالت کے سامنے نہوتا.... آہ مین نے اُس درخت پر ایک ایسا
واقعہ دیکھا جس سے انسانیت گریز کرتی ہے... ہان ایسا واقعہ
جس کے مثل کبھی مین نے نہین دیکھا.... مین نے اس مکارہ کو

دیکھا خنجر اسکے ہاتھ مین تھا اور گویا اُس نے ہمارے سارے لشکر پر جادو کر دیا کہ وہ سب اسکے اشارون پر چل رہا تھا خدا ہی جانے کیا اسرار تھا۔ پھر مین نے دیکھا کہ تلوارین کھنچ گئین۔ شور و غوغا بلند ہوا اور زمین تازہ تازہ خون سے لالہ زار بن گئی . . . . چند منٹ بعد یہ منظر نظر آیا کہ ایک شخص اس مکارہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور سلام کر کے ترکی زبان مین کچھ کہا جس کا مفہوم مین نہ سمجھ سکا پھر یہ سب موٹر لاریون پر سوار ہوئے اور میدان جنگ کی طرف روانہ ہو گئے اس کے بعد کوئی خبر نہیں ملی البتہ یہ معلوم ہوا کہ جو ذخائر یہ مکارہ لیگئی تھی وہ ترکون کا مال غنیمت بن گیا اسوقت ہمارے لشکر کی حالت نہایت خراب تھی گویا اوسکا لبون پر دم تھا اور ذخائر جنگ کی اسکو شدید ضرورت تھی

اس اہم واقعہ کے بعد مین اسپتال چلا گیا اس وجہ سے نہین کہ مجھ کو کوئی زخم آیا تھا۔ مین بیمار ہو گیا تھا بلکہ منظر کے خوف نے میرے ہوش و حواس کو سلب کر لیا تھا۔ مین سوتا تھا تو یہ ہولناک منظر میری نگاہون کے سامنے ہوتا تھا اور مین خوفزدہ و بیدار ہو جاتا تھا۔ اسی طرح جب کہین جاتا تھا تو میری نگاہون کے سامنے وہی نقشہ ہوتا تھا اور مین خوف سے دیر تک کھڑا کانپتا رہتا تھا مختصر یہ کہ جب میری حالت بہت خراب ہو گئی تو مین نے متعدد آدمیون کو نوکر رکھا جو مجھ کو تسلی و تسکین دیتے رہتے تھے اور میرے قلب سے خطرہ و خوف

کو دور کرتے تھے۔ یہین ایام مین ایک روز یہ مکارہ مجھے ملنے آئی اور عجیب و غریب بہین مجھسے گفتگو شروع کی آخر یہ کہ مین نے اسکو گرفتار کرلیا اور اس کے ہاتھون مین ہتکڑیان لگا دین۔

کوستی جب اپنا بیان ختم کرچکا تو عدالت کے ایک رکن نے اس سے دریافت کیا جنرل قسطنطین کو یہ معلوم تھا کہ یہ لڑکی جاسوسہ ہے۔

کوستی۔ تسخر سے سرکو حرکت دیتے ہوئے) نہین۔ چونکہ جنرل ممدوح نیک نیت تھا اس لئے وہ کسی پر شک و شبہ نہین کرتا تھا۔

حوریہ نے کوستی کی شہادت پر جرح کرنی چاہی۔ لیکن حاکم نے اسکو اجازت نہین دی۔ اس کے بعد تقریبًا آدھ گھنٹہ تک خاموشی رہی اور اس عرصہ مین حاکم شہادتون اور بیانات کو لکھتا رہا پھر اپنے قریب کے رکن عدالت کے کان مین کچھ کہا اور اس کے بعد عدالت نے کھڑے ہو کر مقدمہ کی روداد تفصیل سے بیان کی شہادتون اور بیانات کو جو نہایت کمزور تھے سنایا اور پھر یہ حکم دیا۔

مقدمہ زیر تجویز مین چونکہ عدالت مجرمہ پر الزام کو درست تسلیم کرتی ہے اور اس کے جاسوسہ ہونیکی شہادتون کو صحیح مانتی ہے اسلئے یونانی تعزیرات کی دفعہ ۱۰۵ کے مطابق جس کے الفاظ یہ ہین کہ جو شخص حکومت کو اُلٹ دینے کی سازش کرے یا کسی ایسے کام مین جو حکومت کے خلاف ہو کسی دشمن کی اعانت کرے یا۔۔۔ یا۔۔۔۔ یا۔۔۔۔ اُسکو پھانسی پر

چڑھا کر سزائے موت دی جاوے۔ مجرمہ کو سزائے موت دیجاتی ہی حکم کے
الفاظ سنتے ہی حوریہ خوف سے زرد ہوگئی اور بے اختیار چلانے لگی لیکن
پھر اُس نے اپنے آپکو سنبھالا اور دشمنوں کے سامنے اظہار جرأت کرتے ہوئے
مسکرائی ہنگا حاکم نے حکم دیا کہ مجرمہ کو کال جیل مین لیجاؤ اور پھانسی کے وقت
تک وہان رہے۔

(۷)

بوہیمیہ کا ایک شخص ہمیلکار نامی یونانی لشکرگاہ کے قریب بیلا
(ایک انگریزی باجہ) پر یونانی زبان مین یونانی شہزادی ہیلانہ کا قصہ
گارہا تھا نظم مین اُس ہولناک جنگ کا ذکر تھا۔ جو شہزادی ہیلانہ کی
شادی کے سلسلہ مین یونان کے اندر ٹھہری اور دس سال تک جاری رہی
یونانی سپاہیوں نے اس قدیم نغمہ کو بہت پسند کیا اور ہمیلکار کے گرد
جمع ہوکر اپنے قدیم دور عظمت اور پھر دائمی ہزیمت کے گیت کو جو مشہور
یونانی مورخ ہومیروس نے تیار کیا تھا پوری توجہ سے سننے لگے۔
قصہ کو ختم کرکے ہمیلکار نے گانا ختم کردیا اور بیلا کو اس غلاف مین
جو اُس کے کاندھے پر پڑا تھا باندھ دیا یونانی سپاہیون نے بچا کھچا کھانا

لاکر اوسکو دیا اور ہمیلکار نے دعائین دیکر کھانا لے لیا یونانی سپاہی اوسکی دعاؤن سے بہت خوش ہوئے کیونکہ اُنھون نے ہمیلکار کو پاک نفس شاعر سمجھا اور یہ خیال قائم کیا تھا کہ وہ کوئی آسمانی فرشتہ ہے جسکو خدا نے ترکون پر یونانی فتوحات کی بشارت دینے کے لئے بھیجا ہے اور یہ بتلانے کے لئے کہ عنقریب اون کے بادشاہ قسطنطین کے ہاتھون دوسری بیزنطنی حکومت قائم ہونے والی ہے اور عہد رفتہ کا مسیحی اقتدار پھر عروج پر آنے کو ہے -

پانچ روز گذرے ایک یونانی سپاہی نے خواب مین دیکھا تھا کہ اس نے اپنے آپکو جامع آیا صوفیہ (واقع قسطنطنیہ) مین جو یکایک مسجد سے گرجا کی شکل مین تبدیل ہوگئی تھی اور لوگ ایک ایسی زبان مین اُس کے اندر نماز پڑھ رہے تھے جسکو اُس نے اب سے پہلے کبھی نہین سنا تھا قربانی کے لئے پیش کیا ہے اس خواب کو یونانیون نے بہت اہمیت دی اور اُس کی تائید ہمیلکار کی دعاؤن سے اُن کے خیال مین ہوئی اس خیال سے یونانی بہت خوش ہوئے اور ہمیلکار کو تقدس و احترام کی نظرون سے دیکھنے لگے -

ہمیلکار اپنے بیلا اور کھانے کو باندھ کر اُٹھ کھڑا ہوا اور دوسری طرف جانے کے لئے قدم بڑھایا کہ یکایک ایک یونانی افسر نے جو سب سے زیادہ ہمیلکار کا تقدس اپنے قلب مین پاتا تھا عاجزانہ انداز سے

زیادہ ہمیلکار کا تقدس اپنے قلب مین پاتا تھا عاجزانہ انداز سے ہمیلکار
سے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ دوبارہ یونانی ہیلانہ کا قصہ گائے کیونکہ
وہ دیر سے یہان پہنچا اور پورا قصہ نہین سن سکا۔ ہمیلکار نے لجاجت
کے انداز مین معذرت چاہی اور ظاہر کیا کہ شام کے قریب ہے اور
اوسکو کئی گھنٹہ کی مسافت طے کر کے اوس غار مین پہونچنا ہے جہان
وہ رہتا ہی لیکن اسکی معذرت کو قبول نہین کیا گیا اور اصرار کے
انداز مین سپاہیون نے کہا کہ وہ شب کو انکے پاس رہے اور ارادہ
سفر ملتوی کر دے۔

ہمیلکار نے جب اس خواہش کو قبول کر لیا تو ایک سپاہی نے
یہ تجویز پیش کی کہ ہیلانہ کے علاوہ اور کوئی قصہ سنایا جائے اس رائے
سے سب نے اتفاق کیا اور ہمیلکار نے ہیلانکا لکر اپنے خاص انداز
مین یہ نظم گانی شروع کی۔

اے آفتاب صبح سے نکلا ہوا ہی تو
عالم کے کاروبار مین دن بھر پھرا ہے تو

ہین روز و شب زمانہ کے پیہم قدم ترے
پیمانے محنتون کے ہین پیش دکم ترے

کلفت سے دن کی ہو گیا منھ تیرا زرد ہے
اور ڈالی اسپہ شام نے غربت کی گرد ہے

دامان کوہسار مین اب جاکے سو رہو
دن بھر کا کام شام کو سمجھا کے سو رہو

آ۔ اے شب سیاہ کہ لیلائے شب ہے تو
عالم مین شاہزادی مشکین نسب ہے تو

ہوتا وہ بعد شام شفق میں عیاں ترا — اُترتا وہ آبنوس کا تخت رواں ترا
چمکیگا لشکر اب بغور آسمان پہ — فرمان نشان میں یہ اُڑیگا جہان پہ

تا صبح ہوئے کارگہ روزگار بند
آرام حکم عام ہوا در کار و بار بند

چھائی غرض خدا کی خدائی میں سنّاٹے، — اسوقت یا تو رات ہے یا حق کی ذات ہے،
خلقت خدا کی سوتی ہے غافل پڑی ہوئی — اور رات سائیں سائیں سی کرتی کھڑی ہوئی
اکثر امیر لیٹے ہیں نعمت کے ناز میں — پر دل کو انکے دیکھو تو ہے سوز و ساز میں
اور ان کے زیر سایہ پڑا اک غریب ہے — دن بھر اُٹھاتا بوجھ وہ آفت نصیب ہے،
وہ اپنی نان خشک کو پانی میں چور کر — کھایا ہے اور مست پڑا ہے تنور پر

سر پر قیامت آئے تو اسکو خبر نہیں
سوتا تو آ گھر میں ہے مگر پاس زر نہیں

دریا میں چل رہا کہیں اک سد دم جہاز ہے — اہل جہاز جنکا خدا کارساز ہے
بیٹھے اسی کی آس میں ہیں دل دیے ہوئے — کچھ حسرتیں ہیں دل میں کچھ ارمان لیے ہوئے
آنکھیں سبھوں کی لگ رہی ہیں بادبان پہ — اور جاتی ہے دعاؤں کی صدا آسمان پہ

یہ سب کے سب ہیں بیٹھے ہوا کی امید پہ
اے ناخدا تو رہیو خدا کی امید پہ

پر جائے حیف حال اسی جان بلب کا ہے — سب جسکو کہہ رہے ہیں کہ جہان شب کا ہے
دن بھر دوا غذا میں رہا غیر حال ہے — لیکن ہے اب یہ حال کہ بچنا محال ہے

بتی چراغ عمر کی ہے جھلملا رہی　　اور بیکسی سرہانے ہے آنسو بہا رہی
اے رات مجھکو فکر یہی بار بار ہے　　اسکی تو زندگی نئی دم کا شمار ہے

کون اس کا ساتھ دیگا ہو صبح جبتلک
روئے گا کوئی شام کے مُردے کو کب تلک

ہمیلکار نے ادہر ایک نظم ختم کی اور اُدھر دوسرے قصہ کی فرمایش ہوئی ساری رات وہ اسی طرح گاتا رہا یہانتک کہ صبح کی سپیدی نمودار ہوئی اور سپاہی ایک ایک کرکے سونے کے لئے روانہ ہونے لگے جب سب لوگ چلے گئے تو پہرہ دار سپاہی اور ہمیلکار کے درمیان گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا ہمیلکار نے شکایت آمیز لہجہ مین اپنا حال بیان کرتے ہوئے کہا۔

میری عمر سب سے زیادہ غم انگیز اور حوصلہ شکن ہے جو واقعہ پیش آیا ہے وہ میری بیٹی کی گمشدگی ہے یہ نوجوان لڑکی میرا سرمایۂ حیات اور روزی کا ذریعہ تھی۔ مین اوسکو ساتھ لیکر دوکانون اور مجالس لطف و تفریح مین جاتا اور وہ اُس قدیم رقص سے جس سے صرف خالص النسل بازنطینی خاندان واقف ہیں لوگون کو محظوظ کرتی تہی اور انعام و اکرام حاصل کرتی تھی اور اسی آمدنی سے ہم اپنے اس غار مین زندگی بسر کرتے تھے۔

آہ میری یہ مایۂ ناز و سرمایۂ حیات بیٹی تقریباً ایک ماہ سے

غایب ہی نہین معلوم زندہ ہو یا موت کے آغوش مین چلی گئی یا کسی شیر
نے اوسکو اپنا لقمہ بنا کر بھوک کی آگ کو سرد کیا۔

یہ کہکر ہمیلکار کا دل بھر آیا اور وہ بے اختیار رونے لگا اس درد انگیز
منظر سے محافظ سپاہی بہت متاثر ہوا اور آگے بڑھ کر افسوسناک لہجہ مین
کہا بوڑھے صبر کرو اور اپنی بیٹی کا حلیہ بتلاؤ ممکن ہے وہ ہمارے لشکر گاہ
سے گذری ہو اور ہین اوسکا پتہ لگا سکون۔

ہمیلکار نے رقت خیز لہجہ مین کہا۔

دراز قد بڑی بڑی آنکھین سرخی آمیز گندم گون رنگ لمبا کتابی
چہرہ مسکراہٹ ہونٹون پہ کھیلتی ہوئی گویا وہ ہنسا چاہتی ہے۔

پہرہ دار سپاہی (چونک کر) اسکا نام

ہمیلکار۔ اس کا نام آنا ہے۔

سپاہی (تھوڑی دیر خاموش رہ کر) بوڑھے یہ تو عجیب واقعہ ہے
جو حلیہ تم نے اپنی لڑکی کا بیان کیا ہے وہ ایک بلغاری رقاصہ سے
ملتا جلتا ہے جو ہمارے جنرل قسطنطین کی معشوقہ تھی لیکن اُس کا نام
صوفیہ ہے اور تم اپنی بیٹی کا نام آنا بتلاتے ہو ناموں مین بہت
فرق ہے۔

ہمیلکار۔ (غور سے سپاہی کی طرف دیکھ کر) مہربان اوس کی
حالت ذرا بیان کرو ممکن ہے کہ وہ میری ہی لڑکی ہو اور مجھے فریب دینے کیلئے

اوس نے نام بدل لیا ہے یہ کہکر ہمیلکار نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا بیٹی خداوند تعالےٰ رحم تجھ پر فرمائے - مین اب یہ عہد کرتا ہون کہ تجھ کو رقص کے کام پر مجبور نہ کرون گا اور نہ آئندہ تیری خواہش کے خلاف کوئی بات کرون گا - اگر تو واپس آگئی -

پھر ہمیلکار نے اوس سپاہی کی طرف توجہ کی جو اُس کے قریب ہی بیٹھا تھا اور کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہا تھا اور کہا -

بیٹا ہان بتلاؤ وہ کہان ہی اور کس حال مین ہی -

سپاہی - جس کا مین ذکر کر رہا ہون وہ تقریبًا ایک ماہ ہوا ہمارے لشکر گاہ کے قریب پائی گئی سپاہی اُسکو پکڑ لائے اور جنرل قسطنطین کی خدمت مین پیش کیا جنرل ممدوح کو اُس کے اطوار و عادات پسند آئے اور اُس کو اپنے پاس رکھ لیا وہ اگرچہ جنرل ممدوح کی معشوقہ تھی لیکن دوسرے سپاہی اور افسر بھی اُس کے رقص سے محظوظ ہوتے تھے اور اپنی لطف و تفریح کی صحبتون مین اوسکو شریک کرتے تھے پچھلے دنون جنرل ممدوح کی وفات کے بعد اوس پر بعض لوگون کو جاسوسہ ہونے کا شبہ ہوا اور اُس کو گرفتار کر لیا گیا اور فوجی عدالت سے اُسکو سزائے موت کا حکم صادر ہوا اب وہ کالے جیل خانہ مین ہے اور حکم ثانی کے صدور کا انتظار ہے

ہمیلکار پر سپاہی کے الفاظ سنکر گویا بجلی گر پڑی تھوڑی دیر

تو وہ مبہوت بنا رہا اور پھر بے اختیار ہوکر رونے اور چلّانے لگا
اوس کے رونے دہونے کی آواز سنکر پھر فوجی سپاہی اور افسر اُس
کے قریب جمع ہوگئے اور حال دریافت کرنے لگے جب اونکو یہ معلوم
ہوا کہ جس لڑکی پر جاسوسہ . . . . ہونے کا الزام لگایا گیا ہے
وہ اسکی بیٹی ہے تو سب کو رنج ہوا اور اسکی رہائی کی کوشش کا وعدہ
کرکے اُسکو فوجی افسرون نے اطمینان دلایا

(۸)

ایک اور معرکہ

ہمیلکار سن رسیدہ شخص تہا متانت وسنجیدگی اور قدیم بیزنطینی
خاندان کے آثار اوس کے چہرہ سے نمایان تھے رات کے وقت
جن سپاہیوں اور فوجی افسرون نے اوس کا گانا سنا تھا وہ تو اُسکی
بزرگی وتقدس کے قائل ہی ہو چکے تھے لیکن جب صبح کو اسکی
بیٹی کی گم شدگی کا قصہ مشہور ہوا اور چھوٹے بڑے افسر دریافت
حال کے لئے اوس سے ملنے آئے تو اونکو بھی یہ تسلیم کرنا پڑا کہ
ہمیلکار اگرچہ ایک معمولی بلیہ نواز کی حیثیت رکھتا ہے لیکن
حقیقت مین وہ ایک مقدس ہستی ہے اور یقیناً قدرت نے اُسکو

یونانیون کے لئے فرشتہ بنا کر بھیجا ہے صبح سے شام تک ہمیلکار
سپاہیون اور فوجی افسرون کے درمیان کھڑا رہا اور سینکڑون
مرتبہ اسکو اپنی بیٹی کا قصہ بیان کرنا پڑا کہ اسکی بیٹی نیز نطینی خاندان
کی یادگار ہے اور اسکی گم شدگی سے وہ اپنی زندگی کو بیکار خیال
کرتا ہے بعض بڑے بڑے یونانی افسرون کو ہمیلکار نے جس انداز
سے اپنی بیٹی کا قصہ سنایا اور اسکے فراق مین اسکی جو حالت
ہو رہی ہے اسکو جس موثر طریقہ پہ بیان کیا اس سے وہ بیحد
متاثر ہوئے اور ان کو اس امر کا ہمیلکار کو اطمینان دلانا پڑیگا
وہ اسکی بیٹی کی رہائی کی پوری کوشش کرینگے اور یقین ہے
کہ وہ جلد ہی رہا ہو جائیگی۔
یونانی افسرون کے وعدون نے ہمیلکار کی ڈھارس بندھائی
اور جو افسردگی اور قلق و اضطراب اسکے چہرہ سے نمایان تھا
اوسمین کمی واقع ہو گئی اور ایک فوجی افسر کے اصرار پہ وہ اسکا
مہمان بن گیا۔ دوسرے روز صبح کے آٹھ بجے سپہ سالار عام کی
جانب سے ماتحت فوجی افسرون کو یہ احکام پہنچے کہ کریٹ کے
مثلث پر ترکون نے جن یونانی استحکامات پر قبضہ کر لیا ہے اور
اسکی شہر کا راستہ ان استحکامات کے ہاتھون سے نکل جانے پر خطرہ
مین پڑ گیا ہے دوبارہ ان استحکامات پر حملہ کیا جائے اور ترکون

سے انکو واپس لینے کی پوری کوشش کی جائے یہ حملہ کل صبح کو ٹھیک
چار بجے شروع کیا جائے اور بائین پہلو پر حملہ کا رخ رکھ کے ترکون
کو اس جانب متوجہ کیا جائے اور پھر جب ترک اپنی قوت کو ادہر لگا دین
تو قطب سے حملہ آور ہو کر استحکامات پر قبضہ کر لیا جائے -

ان احکامات کے ملتے ہی فوجی افسرون نے ضروری تدبیرون کو
اختیار کر کے سپاہ کو تیاری کا حکم دیا اور مناسب موقعون پر سپاہیون
کو لگا دینے کی کارروائیان شروع کر دین - ساری رات فوجی افسر
اور سپاہی فوجی تیاریون مین مشغول رہے اور ٹھیک چار بجے صبح کو
حملہ شروع کر دیا گیا ترک اس حملہ سے ناواقف نہ تھے اور جس وقت اس
حملہ کے احکام موصول ہوئے تھے اُسی وقت ان کو اس کی خبر مل گئی
تھی - باین ہمہ انھون نے مدافعت نہین کی اور یونانی سپاہ کی
پیشقدمی شروع ہوتے ہی ترکون نے پیچھے ہٹنا اور اپنی سپاہ کو
نصف دائرہ کی صورت مین منتقل کرنا شروع کیا اس سے ترکون کا
قصد یہ تھا کہ یونانی لشکر کو استحکامات پر قبضہ دیکر اتنا آگے بڑھا
لایا جائے کہ پھر ادہر آسانی کے ساتھ حملہ کر کے اوسکو حلقہ مین لے لیا
جائے ترکون کی تدبیر معقول تھی لیکن کوتاہیہ کے معرکہ مین یونانیون
کو بلا سوچے سمجھے پیشقدمی جاری رکھنے کا جو خمیازہ بھگتنا پڑا تھا
وہ اُسکو بھولے نہ تھے انھون نے صرف اُن استحکامات تک

بشقدمی جاری رکھی جنپر انکو قبضہ کرنا مقصود تھا اور پھر ٹھہر گئے۔
ترکون کی تدبیر اگرچہ اس موقع پر بیکار گئی۔ لیکن اُنھون نے یونانی
سپاہ کے دائین بازو پر حملہ کرکے بہت سا سامان جنگ اسلحہ اور
توبین چھین لین اور زیادہ نقصان مین نہ ہے یہ معرکہ صرف چھ
گھنٹہ تک جاری رہا اور ٹھیک دس بجے یونانیون نے ان
مستحکامات پر قبضہ کرلیا جو تامپیہ کے متارث (ترا پا) پر واقع تھے
اس فتح نے یونانیون کی افسردگی کو دور کردیا اور اُن مین ایک
نئی روح پیدا ہوگئی۔ شام کو جب سپاہی اور فوجی افسر واپس
آئے اور اطمینان سے اپنے اپنے مقامات پر تفریح کے لئے بیٹھے تو
سب سے پہلے صوفیا کا ذکر نکلا اور اس سلسلہ مین ایک فوجی افسر
نے کہا کہ

صوفیا کا باپ بلاشبہ کوئی مقدس ہستی ہے اور آج کی فتح حقیقت
مین اُسی کے قدمون کی برکت ہے اس ذکر نے لوگون کو چونکا دیا اور
اس خواب کی تعبیر سپاہیون اور افسرون کی نگاہون مین پھرنے
لگے جو پچھلے دنون ایک یونانی سپاہی نے دیکھا تھا۔

ہر ایک جلسہ اور تفریح گاہ مین آج یہی ذکر اور ہر شخص کی زبان پر
ہمبلکار کا نام تھوڑی دیر بعد لوگون کو یہ اطلاع ملی کہ فتح کی خوشی
مین آج ہمبلکار کا گانا جنرل بوبولس کے ہان ہوگا یہ خبر سنتے ہی لوگ

دوڑ پڑے اور تھوڑی دیر مین ایک زبردست اجتماع ہو گیا۔
آج ہمیلکار نے قدیم یونانی عظمت کے گیت خاص انداز سے گائے
اور سننے والون نے یہ محسوس کیا کہ کوئی یونانی دیوتا ہمیلکار کے جسم مین
حلول کئے ہوئے ہے اور وہ یونانیون کے قدیم عہد سلطنت کو یاد دلا کر
یونانی سپاہی اور افسرون سے اس کا طالب ہے کہ وہ پھر اس امر کی
کوشش کرین کہ یونان کے عہد رفتہ کا اقتدار بحال ہو جائے اور ملال
نے یونان قدیم کے جن ملکون پر قبضہ کر رکھا ہے وہ ان کو چھین کر
پھر اُن پر صلیب کا پھریرہ بلند کرین۔
ہمیلکار گانے مین اسقدر محو و بیخود تھا کہ اُس نے یہ محسوس بھی نہین
کیا کہ اُس کے گانے کا لوگون پر کیا اثر ہے وہ جب گا چکا تو اُس نے
گرد و پیش پر نظر ڈالی اور دیکھا کہ سامعین مدہوش ہین اور مستقبل کی
وہمی کامیابیون کے خیال نے اون کی عقلون کو سلب کر لیا ہے۔
جنرل بوبودوس ہمیلکار کے گانے سے بہت متاثر ہوا اور ہمیلکار
کو رخصت ...... کرتے وقت اوس نے وعدہ کیا جسطرح ممکن ہوگا
وہ اس کی لڑکی کو رہائی دلائے گا اور اُس کے غمزدہ قلب کی مسرت
کو پھر بحال کرنے مین پوری کوشش کریگا۔

(۹)

سزائے موت کے نفاذ مین التوا کی درخواست

مشکلات اور مصائب انسان کو جسقدر تذبذب اور فاسد العقیدہ بنا دیتے ہین اسقدر اور کوئی چیز نہین یونانیون نے گزشتہ تین ماہ کے اندر متواتر شکستون اور ہزیمتون سے جو نقصان اُٹھایا تھا او پیہم مصائب نے جسقدر اُنکو دل شکستہ کر دیا تھا اوس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہی کہ جنگ کے موقع پر بہت سے یونانی سپاہی جنگ کی مصیبتون اور تکلیفون سے نجات پانے کے لیئے اپنے آپ کو ترکون کے حوالہ کر دیتے تھے اور بہت سے زخمی ہو کر ہسپتالون مین پڑے رہنے کو ایک حد تک غنیمت سمجھتے تھے۔

کوتاہیہ کی شکست کے بعد اگرچہ یونانیون کو امدادی سپاہ کی آمد سے معقول تقویت ہو گئی تھی لیکن ترکون کا جو خوف اُنکے قلوب مین جگہ پکڑ چکا تھا وہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کرتا تھا۔ اُنھین ایام مین ایک یونانی سپاہی نے دل خوش کن خواب دیکھا اور پھر ہمیلکار کی شخصیت کو فرشتہ رحمت خیال کیا ان دونون باتون نے ملکر یونانیون کی پژمردگی کو دور کر دیا اور کوتاہیہ کے شکست پر

قبضہ کر لینے کے بعد یونانیوں کو اس امر کا یقین ہو گیا کہ ہمیلکار کی شخصیت اون کے لئے سراپا سعادت ہے۔

یہ خیال روز بروز ترقی پانے لگا اور بہت تھوڑے دنوں میں ہمیلکار نے معمولی بیلیہ نواز کی حیثیت سے ترقی کر کے مقدس برگزیدہ شخصیت کی حیثیت اختیار کر لی۔

چند روز میں ہمیلکار کی شہرت کا اضافہ سپاہ سالار عام کے کانوں تک بھی پہونچا اور اوس نے اپنے ماتحت افسروں سے دریافت کیا کہ وہ کون ہے اور کیونکر یہاں آیا ہے۔

جنرل بوبولوس نے اس موقع سے فائدہ اُٹھایا اور ہمیلکار کی عظمت کا افسانہ اس ڈھنگ سے بیان کیا کہ سپہ سالار عام اوس سے بیحد متاثر ہوا۔ جنگ کے مصائب نے معمولی سپاہی سے لیکر سپہ سالار عام تک کو بدحواس بنا رکھا تھا اسلئے ہمیلکار کی شخصیت جسقدر عام گرویدگی کا سبب ہوتی تھوڑا تھا سپہ سالار عام کو متاثر پاکر جنرل بوبولوس نے عرض کیا۔

حضور والا واقعہ یہ ہے کہ ہمیلکار اگرچہ ایک پیشہ ور بیلیہ نواز ہے لیکن عام خیال یہ ہے کہ قدرت نے کسی دیوتا کی روح کو اسمیں ڈال کر ہماری امداد کے لئے روانہ کیا ہے اور ایک حد تک اس خیال کی تصدیق بھی ہو چکی ہے یعنی جب سے ہمیلکار نے لشکر گاہ

مین قدم رکھا ہی سپاہیون کی ٹوٹی ہوئی ہمتین از سر نو تازہ ہوگئی ہین ان کے حوصلے بڑہ گئے ہین اور کوتاہیہ کے مثلث کی جنگ مین ہماری سپاہ نے شاندار فتح حاصل کرکے اپنی قوت اور دانائی کا معقول ثبوت پیش کیا ہی۔

اس کے بعد جنرل بوبولس نے کہا کہ جاسوسی کے شبہ مین گرفتار کیا گیا تھا اوس کو ہمیلٹن نے اپنی بیٹی بتایا ہے اور کہتا ہے کہ وہ ایکماہ سے غایب ہے اور اوس سے خفا ہوکر بھاگ آئی ہے البتہ صوفیا کے بجائے وہ اوس کا نام انا بتلایا ہے۔

اس حقیقت کو معلوم کرنے کے بعد ہر شخص کے قلب مین صوفیا سے ہمدردی پیدا ہوگئی ہے اور اُسکو بے قصور ٹھہرایا گیا ہے اور واقعہ بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی خودغرض نے مفت کا الزام رکھکر اوسکو گرفتار بلا کیا ہی وہ حقیقت مین جنرل قسطنطین کی معشوقہ تھی اور جہانتک مجھے تحقیقات سے معلوم ہوا ہی وہ قدیم یونانی عروج کو اپنی آنکھون سے دیکھنے کی متمنی تھی میری رائے مین بہتر ہوگا کہ اُس کی رہائی کی کوشش کی جائے غالبًا کل حضور کے سامنے اسی مضمون کی ایک درخواست بھی سپاہیون اور ماتحت فوجی افسرون کی جانب سے پیش کی جائیگی امید ہی کہ حضور والا اوس پر توجہ فرمائینگے اور اعلیحضرت ملک معظم کی خدمت مین رپورٹ فرمائینگے کہ صوفیہ کو رہائی بخشی جائے۔

سپہ سالار۔ یہ تو عجیب واقعہ ہے کیا واقعی صوفیا پر جو الزام و اتہام لگا یا گیا ہے وہ غلط ہے۔

جنرل۔ حضور والا صوفیہ مشتبہ ہوتی تو جنرل قسطنطین کبھی اوس کو اپنے پاس نہ رکھتے پھر یہ کہ جنرل ممدوح کا خاص خادم ریبوا ون الزامات کی تائید و تصدیق نہیں کرتا جو اوسپر لگائے گئے ہین صرف ایک کوستی کا بیان ہے ممکن ہے کوستی کو اوس سے کوئی عداوت ہو۔

سپہ سالار۔ بہرحال مزید تحقیقات کی ضرورت ہے اگر واقعی صوفیہ ہمیلکار کی بیٹی ہے تو وہ الزام جو لگایا گیا ہے یقیناً غلط ہوگا۔ گفتگو کا سلسلہ یہین تک پہونچا تھا کہ سپہ سالار عام کی خدمت مین ایک قاصد حاضر ہوا اور جنرل اپولوس فوجی قاعدہ سے سلام کرکے خیمہ سے باہر نکل آیا۔

دوسرے روز سپہ سالار عام کی خدمت مین سپاہیون اور فوجی افسرون کی جانب سے ایک محضر پیش ہوا اور ایک معقول تعداد سپاہیون کی سپہ سالار عام کے خیمہ پر پہونچی سپہ سالار عام نے محضر کو پڑھا اور سپاہیون کو اطمینان دلایا کہ وہ اون کی خواہش کے موافق رپورٹ کرینگے اور امید ہے کہ صوفیا کے ساتھ انصاف کیا جائے گا سپہ سالار کے الفاظ سنکر سپاہیون نے نعرہ لگایا

سپہ سالار زندہ باش۔ عدل و انصاف برقرار باد

رپورٹ لکھنے مین چونکہ مزید تحقیقات کی ضرورت تھی اسلئے سپہ سالار عام نے اتھینز کی فوجی عدالت کو ایک یادداشت بھیجی جسمین لکھا کہ تا اطلاع ثانی صوفیہ کی سزائے موت کے نفاذ کو ملتوی کیا جائے بعض امور ایسے وقوع مین آئے ہین جن کی وجہ سے ممکن ہے مقدمہ پر نظر ثانی کی ضرورت پیش آئے عقب سے مفصل رپورٹ بھیجون گا۔

(۱۰)

ہمیلکار اور یونانی سپہ سالار

جو قاصد سپہ سالار عام کی خدمت مین حاضر ہوا تھا وہ کمیٹی ارکان حرب کا قاصد تھا اور وہ ضروری کاغذات لایا تھا جن مین آیندہ حملہ کی تجاویز تھین۔

جنرل بوبولس کے چلے جانے کے بعد سپہ سالار عام نے سرسری نظر کاغذات پر ڈالی اور پھر اُن کو بکس مین بند کر دیا چونکہ آج کی رات سے آیندہ حملون کو کامیاب بنانے کے لئے تازہ دم یونانی فوجین اتھینز سے آنیوالی تھین سپہ سالار کو رات بھر

ان فوجون کی ترتیب و تقسیم کے موضوع پر ماتحت افسرون سے
گفتگو کر رہی تھی وہ اُٹھا خیمہ سے باہر نکل کر ہوا خوری کی اور پھر
رات کھانا کھا کر ماتحت فوجی افسران اور کمیٹی ارکان حرب کے
ممبرون کو صلاح و مشورہ کے لئے طلب کیا۔ تقریباً رات کے بارہ بجے
تک افواج کی ترتیب و تقسیم کے موضوع پر گفتگو رہی اور ضروری
معاملات کو طے کر کے سپہ سالار عام نے فوجی افسرون کو رخصت
کر دیا اور اُن کے چلے جانے پر اُس نے بکس سے نقشون اور
کاغذات کو نکالا اور کمیٹی ارکان حرب کے ممبرون کے سامنے
پیش کیا۔

کمیٹی ارکان حرب نے جو تجاویز سپہ سالار کو بھیجی تھین اُن پر
بحث و گفتگو ہوئی ان تجاویز مین کمیٹی ارکان حرب نے قرار دیا
تھا کہ تازہ دم یونانی سپاہ کے میدان جنگ مین پہونچ جانے پر
چونکہ یونانی سپاہ کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہو جائیگی اسلئے
نہر سکاریہ کو عبور کر کے پوری قوت سے انگورہ کی طرف پیشقدمی
کی جائے اور دہنی جانب کے مقامات کو اون کے حال پر چھوڑ دیا
جائے۔ سپہ سالار نے اس تجویز سے اختلاف کیا اور افیون قرہ
حصار و اسکی شہر کے اطراف کو نہر سکاریہ اور انگورہ کی طرف
پیشقدمی سے قبل ضروری بتایا۔

سپہ سالار کے اختلاف نے سابق نقشون کو بیکار کر دیا اور سپہ سالار عام کی معقولیت کو تسلیم کرکے جدید نقشے بنائے گئے۔ رات بھر ان نقشون پر غور و خوض اور بحث و گفتگو ہوتی رہی آخر یہ قرار پایا کہ جون ۱۹۲۱ء کے ابتدائی ہفتہ مین اسکی شہر اور افیون قرہ حصار کے اطراف مین پیشقدمی شروع کی جائے اور ان پر قبضہ کرکے نہر سقاریہ کی جانب کو رخ کیا جائے۔

یہ تجویز اسقدر پسند کی گئی کہ سپہ سالار کمیٹی اور ارکان حرب کے ممبر جوش مسرت سے جامہ مین پھولے نہ سمائے اور دیر تک تفریح مین مشغول رہے۔ جو کاغذات اور نقشے مرتب کئے گئے تھے ممبران کمیٹی ارکان حرب نے اپنے کوٹون کی جیبون مین ڈال لئے لیکن ایک ممبر نے جو بہت تھک گیا تھا کاغذات کو اپنے کوٹ کی جیب مین ڈالنے کی بجائے سپہ سالار عام کے کوٹ کی جیب مین بھول کر ڈال دیئے اور چلا گئے ہی کہ سب نے اپنے کوٹ پہنے اور چلد یئے۔ رات کو چونکہ سپہ سالار دیر تک جاگا تھا اسلئے صبح کے آٹھ بجے کے بعد بیدار ہوا چائے پی اور ضروری مراسلون کا جواب دیکر جنرل بوبورس کے نام ایک پرچہ لکھا جس مین ہیڈکار کو ساتھ لیکر حاضر ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹہ مین جنرل بدبودس اور ہمیلکار دونون سپہ سالار کے خیمہ مین تھے ہمیلکار نے ادب سے سپہ سالار کو سلام کیا اور خاموش اوس تخت پر بیٹھ گیا جو سپہ سالار عام کی میز کے سامنے بچھا تھا سپہ سالار نے غور سے ہمیلکار کو دیکھا اسوقت ہمیلکار کا چہرہ پُر رعب تھا اور آنکھون سے ایک خاص شان پیدا تھی وہ تخت پر اس ہیئت سے بیٹھا تھا گویا وہ قدیم یونان کا کوئی شہزادہ ہے دیر تک سپہ سالار ہمیلکار کو دیکھتا اور اوس کے تقدس کا اثر قبول کرتا رہا آخر اُس نے پوچھا بوڑھے باپ! کیا تمھارا نام ہمیلکار ہے۔ تم کہان کے رہنے والے ہو۔

ہمیلکار۔ میرا اصلی وطن یونان ہے میری دو نسلین بلغاریہ مین گذری ہین اور آجکل مین اناطولیہ ہان یونان کے قدیم دیوتاؤن کے گھر اناطولیہ کے ایک غار مین اپنی زندگی کے دن پورے کر رہا ہون۔

سپہ سالار۔ تم یونانی ہو۔؟ لیکن تمھاری شکل و شباہت یونانیون سے بہت کم ملتی ہے تم یہان کیا کرتے ہو۔

ہمیلکار۔ مین یونانی ہون نہ صرف یونانی بلکہ خاندان بنیر نطیبی کا نجیب الطرفین یونانی ۔ین بعلیہ بجا کر یہ ٹھہر ہون

اوران مغرور پست ہمت خود غرض اور ذلیل یونانیون مین زندگی گذارنے کے بجائے جو اپنے عہد رفتہ کے اقتدار کا مضحکہ اڑاتے ہین ۔ بہتر سمجھتا ہون کہ اپنے مقدس دیوتاؤن کے کھنڈرون اور غارون مین امن وعافیت سے زندگی بسر کردون ۔

سپہ سالار عام ہملیکار کے پرجوش فقرون سے بہت متاثر ہوا اوس نے محسوس کیا کہ ہملیکار فی الحقیقت اپنی رگون مین نبیر نطفی خون رکھتا اور موجودہ یونان کی عشرت پرستی سے بہت متنفر ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ ایک محب وطن کو یونان کی موجودہ حالت کبھی مسرور نہین کرسکتی ۔ دیر تک وہ یونان کی بدنصیبی پر غور کرتا رہا اور پھر یکایک کچھ خیال آجانے پر بوبولوس کو اشارہ سے بلایا ۔ اور دوسرے کمرہ مین اوسکو لے گیا ۔

دیر تک دوسرے کمرہ مین جنرل بوبولوس اور سپہ سالار کے درمیان آہستہ آہستہ باتین ہوتی رہین صوفیا کے ذکر کے سلسلہ مین جب کوستی کا ذکر آیا تو جنرل بوبولوس نے کہا کہ کوستی نے چونکہ ناحق صوفیا کو مبتلائے الم کیا تھا اس لئے قدرت نے جلد اوس سے انتقام لے لیا کو تاہیہ کے مثلث کی جنگ مین وہ سخت زخمی ہوا ہے اور ہسپتال مین پڑا ہذیان بک رہا ہے اور زیادہ سے

زیادہ سے زیادہ چند گھنٹون کا مہمان ہے ادھر تو جنرل بوبولوس
اور سپہ سالار صوفیا اور ہمیلکار کے معاملہ پر گفتگو کر رہے تھے اور
ادھر جب ہمیلکار نے کمرہ خالی پایا تو ادھر ادھر غور سے دیکھا
یکایک اوسکی نظر سپہ سالار کے کوٹ پر پڑی جو تخت کے اوپر کھونٹی
مین لٹکا ہوا تھا کوٹ کی جیب مین اوسکو کوئی سفید سفید چیز نظر
آئی اوس نے پھرتی سے اوسکو نکال لیا یہ وہی کاغذات تھے
جو کمیٹی ارکان حرب کے ایک ممبر نے غلطی سے سپہ سالار کے کوٹ
مین ڈالدیئے تھے ہمیلکار نے سرسری نظر سے کاغذات کو دیکھا
اور اپنی پتلون کی جیب مین حفاظت سے اون کو رکھ لیا۔
چند منٹ بعد جنرل بوبولوس اور سپہ سالار واپس آ گئے
اور سپہ سالار نے ہمیلکار کو مخاطب کر کے کہا بوڑھے باپ! مجھکو
افسوس ہے کہ تمھاری بیٹی غلطی سے گرفتار کر لی گئی اور بے گناہ
مصائب مین مبتلا ہوئی۔ مین آج ہی رپورٹ بھیجدونگا اور
امید ہے کہ ملک معظم اوسکو رہا کر دینگے۔
ہمیلکار۔ جبتک یونانی کذب و افترا اور عیش و آرام کو
نہ چھوڑینگے اوس وقت تک وہ کامیاب نہین ہو سکتے
مین حضور والا کے لطف و عنایات کا شکر گذار ہون اور امید
ہے کہ حضور والا کی سعی سے مین اپنی بیٹی کو دوبارہ اپنی آنکھون سے

دیکھ سکون گا۔

رخصت کے وقت سپہ سالار نے ہمیلکار کو کچھ انعام دینا چاہا لیکن ہمیلکار نے یہ کہکر انکار کر دیا کہ میرا وطن اسوقت قربانیون کا محتاج ہے مین اسوقت تک آسایش کی زندگی بسر نہ کرون گا جبتک کہ میرے دیوتاؤن کا گھر آزاد نہ ہو جائے۔ جنرل بوبولوس اور ہمیلکار خیمہ سے باہر آئے اور ہمیلکار نے جنرل بوبولوس سے خواہش ظاہر کی کہ وہ اسوقت اوسکو رخصت کر دے وہ انشاء اللہ دو ہفتہ بعد واپس آئیگا۔ اور اُس وقت انشاء اللہ اُس کی بیٹی بھی رہا ہو جائے گی۔ آخر مین ہمیلکار نے یہ بھی کہا کہ اوسکو کوئی ایسی نشانی دیدی جائے جس کو دکھا کر وہ واپسی کے وقت بے تکلف داخل ہو سکے ہمیلکار کی اس خواہش کو جنرل نے قبول کیا اور ایک سند لکھکر حوالہ کی

ہمیلکار نے اپنا بیلچہ بغل مین دبایا اور لشکر گاہ سے نکل کر جنگل مین غائب ہوگیا۔

(۱۱)

محمود کامل اور عصمت پاشا

اوس پہاڑی کے ایک مستطیل کمرہ مین جو اناطولیہ کی جنگ کا مرکز تھی عصمت پاشا کے سامنے بیٹھے ہین اور میدان جنگ کے نقشون پر غور و خوض کر رہے ہین۔ ایک نیلی پنسل اونکے ہاتھ مین ہے جس سے وہ نقشون کے بعض بعض مقامات پر نشان لگاتے جاتے ہین صبح کے چار بجے کا وقت ہے اور کمرہ کی ہلکی نیلگون روشنی سفیدہ صبح کے نمودار ہونے سے بہت بھلی معلوم ہوتی ہے جنرل ممدوح چونکہ بارہ بجے رات سے خاموش اور تنہا بیٹھے نقشون پر غور کر رہے تھے اسلئے صبح کو ٹھنڈی ہوا نے اب اونکو آرام کرنے پر مجبور کر دیا ہے اور وہ ایک آرام چوکی پر لیٹ گئے ہین۔

ٹھیک چھ بجے ایک سارجنٹ (چاؤش) نے جنرل کو جگایا اور سپہ سالار عام غازی مصطفےٰ کمال پاشا کا سربمہر لفافہ پیش کیا جنرل ممدوح نے چاؤش کو رخصت کر کے لفافہ کو چاک کیا اور غازی ممدوح کے گرامی نامہ کو پڑھا لکھا تھا۔

عزیزی

سرخفیہ (محکمۂ جاسوسی کا افسر اعلیٰ) نے اپنے ماتحت محمود کامل کو میرے پاس بھیجا ہے اور رپورٹ کی ہے کہ اوس نے جاسوسہ مذکور کو یونانی لشکرگاہ مین حوریہ کے معاملہ کی تحقیقات پر مامور کیا تھا جاسوس مذکور کو مین تمھارے پاس بھیجتا ہون تم اوس سے تمام حالات معلوم کر کے مناسب کارروائی کی ہدایت کردو۔

مصطفیٰ کمال کا خط پڑھ کر جنرل عصمت پاشا نے چاؤش کو طلب کیا اور حکم دیا کہ جو شخص تمھارے ساتھ آیا ہے اسکو پیش کرو اور پھر تم واپس جاؤ۔

محمود کامل نے کمرہ مین داخل ہو کر ادب سے فوجی سلام کیا اور جنرل ممدوح کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ جنرل عصمت پاشا نے غور سے اسکو دیکھا اور پھر پوچھا سرخفیہ نے تم کو کس خدمت پر مامور کیا تھا۔

محمود کامل۔ حضور والا۔ جناب سرخفیہ کی خدمت مین چند روز ہوئے یہ رپورٹ پیش ہوئی تھی کہ ہمارے محکمہ کی مشہور کارگذار جاسوسہ حوریہ یونانی لشکرگاہ مین گرفتار ہو گئی ہے۔ جناب سرخفیہ نے بندۂ درگاہ کو حکم دیا کہ یونانی لشکرگاہ مین جا کر واقعہ

کی تحقیقات کرون اور ممکن ہو تو حوریہ کی نجات کی کوئی صورت نکالون

جنرل عصمت پاشا۔ حوریہ کی گرفتاری بلاشبہ ہمارے لئے قابل انگیز تھی اوس کی خدمات ہمیشہ قابل قدر رہی ہین اور اوس نے ترکی سپاہ اور ترکی قضیہ کی عظیم الشان خدمات انجام دی ہین خیر تم نے وہان جاکر کیا کیا۔

محمود کامل۔ حضور والا حوریہ کی گرفتاری کے بعد سے یونانی بہت ہوشیار ہو گئے ہین اور ہر وقت جاسوسون کی فکر مین لگے رہتے ہین ایسی حالت مین وہان جاکر کوئی کام کرنا بلاشبہ مشکل تھا لیکن خدا کے فضل اور حضور والا کی دعا سے مین نے ایک اہم خدمت انجام دی ہے اگر جناب والا اجازت دین تو مین تفصیل سے عرض کرون۔

عصمت پاشا۔ بہتر ہے تم اپنی کارگذاری کو تفصیل سے بیان کرو لیکن زیادہ طول نہ دو ممکن ہے تمھاری داستان دلچسپ ہو۔

محمود کامل۔ حضور والا مین لاریسہ کا رہنے والا ہون ابتدا سے میری تربیت و تعلیم چونکہ یونانیون مین ہوئی ہے اس لئے مین یونانیون کے اخلاق و عادات رسم و رواج بلکہ اونکی تاریخ سے اچھی طرح واقف ہون یونانی زبان گویا میری مادری زبان ہے۔

اور یونانی قومی گیت میرا بڑا ناشوق ہے۔میں نے برسون بیلہ پر یونانیون کی تاریخی نظمون اور قومی گیتون کو بجایا ہے اور اس فن مین خاص ملکہ بہم پہونچایا ہے مختصر یہ کہ مین ایک یونانی بیلہ نواز کی حیثیت سے یونانی لشکرگاہ مین داخل ہوا۔ اپنا نام ہمیلکار رکھا اور اپنے گیتون اور حب وطن کے دعوؤن سے مین نے یونانی سپاہیون اور افسرون کو اپنا گرویدہ بنا لیا اور مین رہکر مین نے یہ بھی محسوس کیا کہ وہ مجھکو عظمت و عزت کی نظر سے دیکھتے ہین۔ اسلئے مین نے اپنے آپکو بنیر نظیینی خاندان کی یادگار بتایا۔

اس کے بعد محمود کامل نے اپنی سرگذشت تفصیل سے بیان کی اور آخر مین ظاہر کیا کہ سپہ سالار عام نے حوریہ کی رہائی کی سفارشی رپورٹ یونان بھیجدی ہے اور امید ہے کہ دو ہفتہ کے اندر وہ رہا ہوجائے اور مین اُسکو ساتھ لیکر دو ہفتہ بعد یہان حاضر ہوجاؤن۔

محمود کامل نے اپنی کارگذاری بیان کرکے ذرا دم لیا اور پھر کہا حضور والا اسکے علاوہ ایک اور اہم خدمت مین نے انجام دی ہے جو ممکن ہے ترکی سپاہ کے لئے بہت مفید ثابت ہو۔

یہ کہکر اُسنے اپنی پتلون کی جیب سے کاغذات نکالے اور جنرل عصمت پاشا کی خدمت مین پیش کئے جنرل ممدوح نے کاغذات کو لیکر اضطراب کے ساتھ کھولا اور تمام کاغذات پر جلدی جلدی نظر

ڈال کر محمود کامل کی طرف تشکر آمیز نگاہون سے دیکھا اور فرمایا۔

محمود کامل بلاشبہ یہ کاغذات نہایت اہم ہین اور ان سے ہمکو اور ہماری سپاہ کو بہت فائدہ پہونچیگا۔ تم نے انکو کس طرح حاصل کیا

محمود کامل ۔ حضور والا یہ کاغذات سپہ سالار کی جیب مین تھے اور جس کوٹ کی جیب مین تھے وہ میرے قریب ہی کھونٹی پر لٹکا ہوا تھا مین نے موقعہ پاکر کاغذات کو نکال لیا۔

عصمت پاشا ۔ تمہاری خدمات شکریہ اور قدر دانی کی مستحق ہین اور انشاء اللہ اس کام کو صلہ ملیگا۔

یہ کہکر جنرل ممدوح نے آرام چوکی سے اٹھے اور محمود کامل کو رخصت کرکے پھر میز پر جا بیٹھے اور یونانی نقشون کو غور سے دیکھنے لگے چند منٹ کے بعد غازی مصطفےٰ کمال پاشا بھی تشریف لے آئے اور عصمت پاشا نے انکو مخاطب کرکے کہا۔

سرخفیہ نے جس جاسوس کو بھیجا تھا اوس نے قابل قدر خدمت انجام دی ہے۔

یہ دیکھئے وہ چند ایسے کاغذات اور نقشے لیکر آیا ہے جنسے یونانیون کے آیندہ حملون کا پورا راز معلوم ہوجاتا ہے۔

غازی ممدوح سامنے کی کرسی پر بیٹھ گئے اور جنرل عصمت پاشا نے یونانی نقشہ پر انگلیان رکھکر بتلانا شروع کیا۔

دیکھئے یونانی کمیٹی ارکان حرب نے باہمی مشورہ سے جو نقشہ تیار کیا ہے اوسمین اسکی شہر کو چھوڑکر نہر سقاریہ پر زور دیا ہے اور ان ان مقامات پر استحکامات بناکر پیشقدمی کو مفید سمجھا ہے لیکن پھر غالبًا سپہ سالار عام کے مشورہ مین یہ رائے تبدیل ہو گئی ہے اور نہر سقاریہ کو چھوڑکر افیون قرہ حصار اور اسکی شہر کے اطراف پر قبضہ کو ضروری قرار دیاگیا ہے۔ غالبًا ان مقامات پر قبضہ کرنے کے بعد یونانی نہر سقاریہ کی جانب بڑھین جیسا کہ بعض سرخ نشانات اس جانب رہبری کرتے ہین۔

غازی۔ ذرا نقشہ مجھے دو۔

نقشہ ہاتھ مین لیکر غازی ممدوح نے غور سے ہر ایک نقط اور لائین کو دیکھا اور پھر عصمت پاشا سے فرمایا یونانیون نے بخیال خویش اگرچہ نقشہ کو بہت کچھ غور وخوض کے بنایا ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ فوجی نقطہ نظر سے یہ نقشہ مفید ہونے کے بجائے نقصان رسان ہوگا۔ اس نقشہ کے مطابق یونانیون کو طویل محاذ جنگ پر کثیر فوج کو پھیلانا پڑے گا اور اون کی قوت مضبوط ہونے کی بجائے کمزور منتشر ہو جائیگی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یونانیون کے پاس فوج کی معقول تعداد پہونچ گئی ہے اور وہ غالبًا اس فکر مین ہین کہ اسکی شہر وغیرہ کے اطراف کو قبضہ مین لاکر ہمارے دائرہ کو تنگ و محدود کردین

اور پھر نہر سقاریہ کو عبور کر کے انگورہ پر قبضہ جائین لیکن سے

این خیال است ومحال است وجنون

میرے خیال مین یونانیون کا یہ نقشہ یونانیون کے لئے مفید ہونے کے بجائے ہمارے لئے زیادہ مفید ہے اب ہم کو اپنے تمام سابق نقشون کو تبدیل کرنا پڑیگا اور بالکل نیا نقشہ بنانا پڑے گا۔

رات کو غالباً تم نے جدید نقشہ پر غور کیا ہوگا اور یونانیون کے کمزور محاذون پر نشانات قائم کئے ہونگے لاؤ اوس نقشہ کو نکالو ایک نئی بات اسوقت میرے خیال مین آئی ہے۔

عصمت پاشانے اوس نقشہ کو نکالا جسکو وہ رات کے وقت دیکھ رہے تھے اور جسپر نیلی پنسل سے نشانات لگائے تھے غازی کمال پاشانے اس نقشہ کو کھول کر میز پر پھیلا دیا اور عصمت پاشا سے کہا۔ اب ہم کو اسکی شہر اور افیون قرہ حصار وغیرہ کے اطراف مین زیادہ فوجین رکھنے کی ضرورت نہین ہے سب سے پہلے ہم کو نہر سقاریہ کے اس طرف مضبوط مدافعتی استحکامات بنانے چاہئیں اور پھر ایک ایسا خط جنگ تجویز کرنا چاہئے جسپر ہم لڑتے ہوئے اپنی سپاہ کو حفاظت سے نہر سقاریہ تک لے آئین یعنی یونانیون کو ہمین یہ دھوکہ دینے کی ضرورت ہے کہ ہم نے اسکی شہر وغیرہ کے اطراف مین معقول مدافعت کی تیاریان کی ہین تاکہ وہ اپنی پوری قوت ان مقامات پر قبضہ کرنے مین

صرف کردین اور اس اثنا مین ہم اپنی سپاہ کو ان مقامات سے تدریج
پیچھے ہٹا لائین اور اسکی شہر وغیرہ کے اطراف پر اون کو قبضہ کر لینے
دین اس طریقہ پر یونانی سپاہ کی قوت منتشر ہو جائے گی۔ لیکن وہ
اسکا خیال کئے بغیر فوراً ہی فتوحات کے جوش مین نہر سقاریہ
کی طرف متوجہ ہو جائین گے اور ہم اون کو موقع دینگے کہ وہ برابر
آگے بڑھتے رہین۔ یہان تک کہ وہ نہر سقاریہ کو عبور کر آئین پھر
شکار ہمارے جال مین ہوگا اور ہم اوسپر ایسی کاری ضرب لگائین گے
کہ اوس کا فتوحات کا سارا نشہ ہرن ہو جائیگا۔ عصمت پاشا دیر تک
اس تجویز پر غور کرتے رہے اور تمام پہلوؤن پر غور کرکے اونکو اس سے
اتفاق کرنا پڑا اور اقرار پایا کہ فیلڈ مارشل فوزی پاشا اور کمیٹی ارکان
حرب سے بھی اسپر مشورہ لے لیا جائے دوسرے دن یہ مسئلہ فوزی پاشا
کے سامنے پیش ہوا اور انھون نے بھی کامل غور و خوض کے بعد اس
رائے سے اتفاق کر لیا اور تمام ماہرین جنگ نے بھی اس رائے کو پسند
کیا۔ اس کے بعد غازی ممدوح نے عصمت پاشا سے فرمایا کہ تم سرخفیہ کو
بلا کر ہدایت کر دو کہ وہ یونانی حملہ شروع ہوتے ہی محمود کامل کو یونانی لشکر گاہ
مین بھیجدے تاکہ وہ حوریہ کو جلد سے جلد واپس نہ آسکے اور مزید معلومات
حاصل کرکے ہمکو اطلاع دے

(۱۲)

یونانی حملہ فتوحات اور جونپور کی رہائی

۸ رجون سنہ ۱۹۲۱ء کو یونانیون نے کافی تیاریان کر کے اپنا زبردست حملہ شروع کیا اور ٹڈی دل کی طرح تربین کی حمایت مین اسکی شہر کے نواح کی طرف بڑھے ترکون نے بظاہر مدافعت کی لیکن واقعتاً وہ نہر سقاریہ کی طرف پیچھے ہٹتے رہے یونانی جوش مین بھرے ہوئے تھے اور ترکون نے چونکہ اون کی مزاحمت مین کوئی خاص کوشش نہین کی تھی اسلیئے وہ برابر آگے بڑھتے رہے اور نہر سقاریہ کے ادہر پہونچکر انھون نے دم لیا۔

یہان دو روز ٹھہر کر یونانی سپاہ دو حصون مین منقسم ہوگئی اور آگے بڑھین جس روز یہ فوجین روانہ ہوئی ہین اوسی روز ہمیلکار یونانی لشکرگاہ مین داخل ہوا اور اوس کی آمد سے سارے لشکر مین مسرت کی لہر دوڑ گئی۔

ہمیلکار کی آمد سے یونانیون کو اس امر کا یقین ہوگیا کہ جن کامیابیون اور فتوحات کا آغاز ہمیلکار کے قدوم کی برکت سے پچھلے دنون ہوا تھا وہ عنقریب آخری کامیابی کے درجہ تک یونانیون کو پہنچا دینگی

اور وہ سارے اناطولیہ پر مسلط ہو کر پھر قسطنطنیہ کو اپنے اقتدار
مین لیلین گے اور بیزنطینی حکومت کا وہ تمام ملک اپنے ہاتھ مین
آجائیگا۔ جو یونان قدیم کے عروج واقتدار کا باعث تھا۔

ایک طرف یونانی جوش مسرت سے بیخود تھے اور دوسری جانب
ہمیلکار یہ معلوم کرکے کہ شاہ یونان نے صوفیہ کی رہائی کا حکم دیدیا
ہے اور وہ عنقریب رہا ہو کر آنے والی ہے۔ اپنی کامیابی پر
غیر معمولی مسرور اور خوش نظر آتا تھا۔

تیسرے روز صوفیہ اس خاص جہاز پر یونانی لشکر گاہ مین
پہونچی جس پر ایتھنز سے چند خاص فوجی افسر جنگ مین شرکت کے لئے
آئے تھے چونکہ ہمیلکار اور صوفیہ کی شہرت یونانی اخبارات کے ذریعہ
سارے یونان مین پھیل چکی تھی اس لئے اون یونانی افسرون نے
جو جہاز پر آئے تھے صوفیہ کی خاطر و تواضع مین کمی نہین کی اب صوفیہ
پہلی صوفیہ نہ تھی اب اسکی عزت و حرمت بچہ بچہ کے دل مین تھی اور
ہر شخص اوس کو یونان قدیم کی عظمت کا اوتار خیال کرتا رہا۔

صوفیا ہمیلکار سے ملی اور چونکہ یونان مین اوسکو معلوم ہو چکا تھا
کہ اوس کا باپ اوسکی تلاش مین مارا مارا پھرتا ہے اور جرنل بوبولوما
کی تحریک اور سپہ سالار عام کی تائید سے اسکی بے گناہی تسلیم کر لیگئی
ہے اور شاہ یونان نے اوسکو رہا کر دیا ہے اسلئے وہ مظلوم

دستم رسیدہ بیٹی کی طرح ہمیلکار سے ملی اور پہلی ہی نظر مین اوس نے معلوم کرلیا کہ وہ محمود کامل ہے۔

ان ایام مین یونانیون کی پیشقدمی برابر جاری رہی اور ہر موقع پر ترکون نے باقاعدہ پسپائی سے یونانیون کو فتوحات کا موقع دیا اور وہ جوش فتح یا کامیابی کے نشہ مین مدہوش برابر آگے بڑھتے رہے۔

ہمیلکار اور صوفیہ یونانی افسرون کے اصرار سے دس روز تک یونانی لشکرگاہ مین رہے اور اس عرصہ مین کئی مرتبہ ہمیلکار نے مختلف مجالس طرب و نشاط مین اپنے پرجوش و دل آویز نغمون سے حاضرین کو محفوظ کیا بعض افسرون نے صوفیہ سے بھی رقص کی خواہش ظاہر کی لیکن ادہر تو صوفیا نے رقص سے بیزاری کا اظہار کیا اور اودھر ہمیلکار نے متانت کے ساتھ یہ عذر پیش کیا کہ چونکہ انا (صوفیہ) محض رقص کے کام سے بیزار ہو کر بھاگی تھی اسلئے مین نے یہ عہد کرلیا ہے کہ آیندہ اسکو رقص کے کام کی تکلیف نہ دون گا اور کبھی اوس سے یہ کام نہ لونگا۔ اسلئے صوفیا نہ تو گائی اور نہ ناچی دس روز کے بعد جب ہمیلکار اور صوفیہ رخصت ہونے لگے تو یونانی سپاہی اور فوجی افسرون نے اون کو اپنے عزیزون دوستون بلکہ اپنے بزرگون کی طرح عزت و حرمت کے ساتھ رخصت کیا اور دونون معزز مہمانون سے وعدہ لیا کہ وہ

وقتاً فوقتاً یونانی لشکرگاہ کو اپنے قدوم سے اعزاز بخشتے رہیں گے
آخر میں جنرل بو بولوس نے سپہ سالار عام کا یہ پیام ہیملکار کو پہنچایا
کہ اناطولیہ کی فتح کے بعد جو تھوڑے دنوں کی بات ہے تم سکو
اوس کی شانِ خاندانی کے مطابق حکومت کی جانب سے کسی منصب
پر سرفراز کیا جائے گا ہیملکار نے اس اعزاز پر سپہ سالار عام
کا شکریہ ادا کیا اور ظاہر کیا کہ وہ کسی اعزاز و منصب کا خواہشمند
نہیں ہے .... وہ اپنی
حکومت کو عروج رفتہ کی شان میں دیکھنے کا متمنی ہے اور بس اگر
اوسکی زندگی میں یہ آرزو پوری ہو گئی تو وہ قبر کے آغوش میں سکھ
کی نیند سو سکے گا ورنہ جس طرح ہزاروں بیزنطینی خاندان کے اگر گمنامی
کی حالت میں دنیا سے کوچ کر گئے ہیں وہ بھی دنیا سے نامراد سدھار جائیگا

ان ایام میں یونانیوں نے اپنی فتوحات کے دائرہ کو بہت وسیع کر لیا
اور انہوں قرہ حصار کے قریب تک پہنچ گئے جو سمرنا ریلوے لائن
کا اہم اسٹیشن ہے اگست سنہ ۱۹۲۱ء کی ابتدائی تاریخوں تک یونانی
فتوحات کا سلسلہ برابر جاری رہا اور ترکوں نے اپنے جدید خطوط جنگ
کے موافق نہر سقاریہ تک کا تمام علاقہ خالی کر کے یونانیوں کو اوس پر
قبضہ دیدیا یونانی اِن فتوحات کو اپنی شاندار کامیابی خیال کر رہے
تھے اور انھوں نے اعلان کر دیا تھا کہ اب اناطولیہ کی فتح چند روز کی بات ہے

اور وہ نہر سقاریہ پر پہنچکر عنقریب انگورہ پر قبضہ کرلینگے اور ترکون کو اناطولیہ سے باہر نکال دینگے۔

(۱۳)

نہر سقاریہ کی جنگ

حوریہ (صوفیہ یانا) اور ہمیلکار انگورہ مین اپنی شاندار خدمات ادا کرکے داخل ہوئے اور ترک فوجی افسرون اور محکمہ جاسوسی کے ارکان نے اون کا شاندار استقبال کیا ان ایام مین ترک نہر سقاریہ کے استحکامات تیار کرنے اور فوجون کو نہر سقاریہ کے مختلف خطوط پر پھیلانے مین سرگرم کار تھے اور رات دن کے چوبیس گھنٹون مین برابر پوری قوت سے کام ہورہا تھا۔

سر خفیہ ہمیلکار اور حوریہ کو ہمراہ لیکر غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی خدمت مین حاضر ہوا اور غازی ممدوح نے ہمیلکار اور حوریہ دونوں سے خوش ہوکر ملے اور معمولی گفتگو کے بعد غازی ممدوح نے ہمیلکار اور حوریہ کی طرف دیکھکر اشارہ سے اہم امور کو دریافت کیا۔ جس کے جواب مین حوریہ نے سبقت کی اور ادب سے عرض کیا کہ حضور والا۔ مین اگرچہ یونان کے مشہور کالے جیل مین تھی۔ لیکن وہان کے عہدہ دارون اور کارکنون کو

مین نے حکمت عملی سے غلام کرلیا تھا اور اونکو میری بیگناہی کا یقین ہوگیا تھا۔ چند روز مین مین نے اونکو ڈھب پر لاکر معلوم کرلیا کہ یونان مین عام طور پر جنگ سے بیزاری کا اظہار کیا جارہا ہے اور عام سپاہیون سے لیکر فوجی افسرون تک بددل ہین یونانی حکومت محض خیالی امیدون پر زبردستی فوجون کو میدان جنگ مین بھیجتی ہے اور ملک مین تشدد کا دور دورہ ہے۔

مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ موجودہ حکومت سے بھی نفرت ترقی پذیر ہے اور اوسکو اُلٹ دینے کی خفیہ کوششین کیجارہی ہین۔

اس کے بعد حوریہ نے کوٹ کی جیب سے کچھ کاغذات نکالے اور غازی ممدوح کی خدمت مین پیش کئے یہ کاغذات اُس نے یونانی لشکرگاہ سے روانگی کے وقت ایک خاص طریقہ پر حاصل کئے تھے اور اُن مین محکمہ انجنیری کے وہ نقشے تھے جن مین نہر سقاریہ کو عبور کرنے کے بعد یونانی استحکامات بنانے اور سپاہ کو مختلف مقامات پر اُتارنے کا ذکر تھا۔

غازی ممدوح نے سرسری نظر سے نقشون کو دیکھا اور حوریہ وغیرہ کو ضروری رسمی باتون کے بعد رخصت کردیا۔ پھر فوجی دفتر مین جاکر عصمت پاشا سے ملے اور یونانی نقشون کو انکے حوالہ کردیا۔

یونانیون نے اسکی شہر کوتاہیہ اور افیون قرہ حصار پر قبضہ کرکے

بخیال خویش جو غیر متوقع کامیابی حاصل کی تھی اُس کے خمار سے وہ مدہوش تھے اور دن رات اس فکر مین لگے رہتے تھے کہ جلد سے جلد نہر سقاریہ کو عبور کرکے انگورہ مین داخل ہوجائین اور یونان قدیم کی اس متبرک زمین کو جو اون کے دیوتاؤن کا گھر ہے پھر یونان مین شامل کرلین۔

۲۳ راگست ۱۹۲۱ء کو یونانیون نے نہر سقاریہ کی طرف پیشقدمی شروع کی ابتدا مین وہ نہایت احتیاط سے آگے بڑھے اور بتدریج نہر سقاریہ کے اس کنارہ پر پہونچ گئے پھر اُنھون نے نہر کو عبور کیا اور اُس کنارہ پر پہنچکر پھر پیشقدمی شروع کی اور ترکون کے ابتدائی خطوط جنگ پر اُنھون نے قبضہ کرلیا۔ ترکون نے جب دیکھا کہ یونانی زد مین آگئے ہین اور ان کا میمنہ اس قدر طویل ہوگیا ہے کہ کسی ایک مقام پر وہ پوری قوت سے مدافعت نہین کرسکتے تو اُنھون نے بتدریج اپنی سپاہ کو آگے بڑھایا اور یونانیون کے کمزور مقامات پر سخت حملہ کیا یونانی اس حملہ کی تاب نہ لاسکے اور پیچھے ہٹنے لگے سب سے پہلے دو یونانی دستے پیچھے ہٹے اور پھر دوسرے دستون نے بھی انکی تقلید کی یہی وہ پہلی شکست تھی جس نے یونانی نظام کو تباہ کردیا اور پھر یونانی سپاہ کے قدم نہ جمے۔

ترکون نے ابتدائی شکست دیکر خاموشی اختیار کرلی اور یونانی سپاہ نے پھر پیشقدمی شروع کی اور ترکون کے دوسرے خطوط جنگ کی جانب بڑھی جب دوسرے خط جنگ کے قریب یونانی سپاہ پہونچ گئی تو ترکون نے

اوس کو روکا اور جوابی حملہ شروع کیا اور یونانی سپاہ کے میسرہ اور قلب پر پورا زور ڈالا اس حملہ سے یونانی سپاہ مین سراسیمگی پیدا ہو گئی اور یونانی فوجی افسرون نے نہر سقاریہ کو عبور کر کے پیچھے ہٹ آنے کی ٹھہرائی۔

ان معرکون مین ترکی سپاہ کے ۱۶ پیدل رستے اور ۴ دستے سوار سپاہ کے تھے لیکن میدان جنگ مین ترک صرف ۲۸ ہزار سپاہ لائے تھے ترکون کا توپخانہ بہت کمزور تھا لیکن انھون نے دانشمندی سے کام لیا اور توپون کو جلد جلد ادھر ادھر منتقل کرتے رہے۔

غرض ۳ ستمبر ۱۹۲۱ء کو ترکون کے متعدد حملون سے یونانی سپاہ کی ہمت ٹوٹ گئی لیکن وہ برابر ترکون سے مقابلہ کی جد و جہد کرتی رہی ۵ ستمبر ۱۹۲۵ء کو اوس نے پھر اپنی محفوظ فوج کو جمع کر کے ترکی سپاہ کے قلب پر حملہ کرنا چاہا لیکن وہ قریب بھی نہ پہونچنے پائی تھی کہ ترکون نے اوس پر حملہ کر دیا اور یونانی سپاہ اپنا تمام سامان چھوڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی۔

۷ ستمبر کو ترکون نے پھر حملہ کیا اور ۸ ستمبر تک جنگ کو جاری رکھا اس حملہ کے بعد یونانی سپاہ کو نہر سقاریہ پر ٹھہرنا ناممکن ہو گیا اور اوس نے فوراً ہی پیچھے ہٹ جانے کی تیاریان شروع کر دین ترکون نے اس موقعہ سے بھی فائدہ اوٹھایا اور ایک اور سخت حملہ یونانیون پر کیا اور آخر ۱۱ ستمبر کو یونانیون نے اپنے میمنہ کو پیچھے ہٹا لیا اور ۱۳ ستمبر کو ترکون نے ایک اور سخت حملہ کر کے یونانیون کو نہر سقاریہ تک دھکیل دیا اور بچی کھچی یونانی فوجین نہر سقاریہ کو عبور کر کے دوسرے

کنارہ پر پہونچ گئین - پھر سقاریہ کو عبور کرکے یونانیون نے اپنی منتشر
سپاہ کو شجالق اور سیوری حصار کے ریلوے جنکشن پر جمع کیا اور ترکون نے
اور ترکون نے اسکا تعاقب کرکے مختلف سمتون سے اوسکو گھیر لیا یہان
بھی ایک زبردست معرکہ ہوا جسمین یونانیون کو ہزیمت کا منھ دیکھنا
پڑا اور مغلوب نے نہر سقاریہ کے اس کنارے کو بھی خالی کردیا نہر سقاریہ
کی ان فتوحات نے ترکون کی فوجی حکومت کو مضبوط کردیا اور سارے
اناطولیہ مین اون کا سکہ بیٹھ گیا - ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء کو انگورہ کی وطنی مجلس نے
ایک شاندار جلسہ منعقد کیا جسمین غازی مصطفے کمال پاشا نے ایک تقریر کی
اور تمام اون لوگون کا شکریہ اس تقریر مین ادا کیا گیا جنھون نے اس
جنگ کو کامیاب بنانے اور فتح کامل حاصل کرنے مین شاندار خدمات انجام
دی تھین - چند روز بعد جب جنگی کارروائیون سے کچھ اطمینان میسر ہوا
تو غازی ممدوح نے مجلس وطنی کی سفارش سے حسن خدمات کے صلہ مین
انعام اور ترقیان دین اور جوریہ دہمیکار کو بھی ان مین سے معقول حصہ ملا

نفسانی کشمکش ایک عصمت فروش عورت کے پھندے مین پھنسکر ایک لکھ پتی کی بربادی بیوی کے صبر کا سیٹھ پر اثر قیمت ۴ر

ہمالیہ کی پریان ایک بہترین انگریزی ناول کا ترجمہ جس کے مطالعہ سے ایک کو پہاڑی زندگی کا حقیقی لطف مناظر کی دلچسپی اور حسن و عشق کے پراثر کارنامون کی کیفیت اور طوائفون کے مخزن ہمالیہ کے حالات معلوم ہون قیمت ۱۲ر

بھولا پنڈت ایک بھولے بھالے برہمن طالب علم کی کہانی جسکو یار لوگون نے اسکول کی ایک متعلمہ کا خواہ مخواہ کا عاشق بنا دیا تھا اور فرضی عاشق کو معشوق کی طرف سے خطوط لکھ کر اُکو دیا اور بہت سی چیزین تحائف مین اُس سے حاصل کی تھین آخر یہ عشق رنگ لایا، پنڈت جی نے فرضی معشوقہ سے اظہار عشق کیا اور راز کھلنے پر غریب برہمن کی بڑی گت بنی قیمت چار آنہ ۴ر

ہشت پہلو اشرفی انگریزی سے ایک جاسوسی ناول کا ترجمہ جسمین دکھایا گیا ہے کہ محکمہ سراغرسانی کے ایک انسپکٹر نے کیونکر ایک خفیہ قتل کا پتہ لگا کر قاتلون کو گرفتار کیا نہایت دلچسپ ناول ہے اور جاسوسی کے قابل قدر اصولون کو بتلاتا ہے قیمت (تین آنہ)

ترکوئی کہانیان اسمین وہ تمام صحیح واقعات موجود ہین جن کو سنا سنا کر ترکی عورتون نے اپنے عزیزون کو میدان جنگ مین بھیدیا تھا، بعض کہانیان اس قدر پُراثر اور عبرت انگیز ہین کہ انسان اُن سے بیحد متاثر ہوتا اور اصلاح نفس کا پائدار سبق حاصل کرتا ہے قیمت ۲ر

قتل زار روس قیصر روس کے قتل کے مستند واقعات نہایت کوشش سے فراہم کرکے ہمنے ایک رسالہ تیار کیا ہے جسمین دکھایا گیا ہے کہ روس مین کیونکر انقلاب ہوا اور خاندان شاہی کو کیسی کیسی تکلیفین پہنچین قیمت ۴ر

انگورہ میں ہندوستانی جاسوس انگریزوں کے ایک ہندوستانی جاسوس مصطفےٰ صغیر کی کارروائیوں کا مرقع تباہی خلافت اور بربادی اسلام کی بجا جدوجہد کا آئینہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا کے قتل کی سازشیں مصطفےٰ صغیر کے اسرار کا انکشاف تمام واقعات کو اس کتاب میں نہایت موثر انداز سے . . بیان کیا گیا ہے قیمت چھ آنہ (۶/)

آریوں کے لئے اسلامی میگزین

کفر توڑ ہندو مذہب کا کچا چٹھا اور ہندو مذہب کی خرابات کا مجموعہ ہے اصلی قیمت ۸/-

جڑ مار صرف تین پیسہ (۳/)

تحفۃ الہند مولوی عبیداللہ صاحب نومسلم سابق اننت رام کی بہترین تصنیف جس میں ہندوؤں کے مذہب کی حقیقت نہایت خوبی سے دکھائی گئی ہے مثل مشہور ہے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے آخر میں مشہور نظم کتھا ساوتری درج ہے قیمت ۱۲/

سرتوڑ غازی ممدوح کی وہ بے نظیر تقریر جس نے ہندو مذہب کا پول کھول کر رکھ دیا ہے ہندو مذہب کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے قیمت اصلی ۸/

بت شکن غازی ممدوح کی لاہور والی وہ تقریر جس نے پنجاب کے آریہ کیمپ میں آگ لگا دی تھی ہندوؤں نے گورنمنٹ سے اس تقریر کے خلاف فریاد کی تھی اصول بت پرستی پر قابل دید بحث کی گئی ہے اور قیمت اصلی ۸/

ریشنلزم اور اسلام غازی ممدوح کی وہ تقریر جو آپ نے آریہ دھرم کو ترک کرتے ہوئے زبانی کہی قیمت ۸/